یا اللہ جل جلالہٗ　　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　یا رسول اللہ ﷺ

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ، علی اللہ توکلنا ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قلت حیلتی اغثنی وادرکنی

....

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد

....

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ہے رضائے مصطفےٰ میں رب کعبہ کی رضا

رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفےٰ

....

جلد نمبر ۵۴　　　　شمارہ نمبر ۱۲

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

فہرست

ورفعنا لك ذكرك

نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر، شانِ مصطفوی و ناموسِ رسالت کے مظاہر

نبی رحمت ﷺ کی شان اقدس کے خلاف گستاخانہ امریکی فلم کی مذمت میں دنیا بھر کی طرح پاکستان بھر میں بھی علماء و مشائخ اہلسنّت کی زیر قیادت زبردست احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ اس موقع پر مقررین نے گستاخانہ فلم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "اگر ماضی میں مغربی ممالک کے خلاف مسلمان حکمرانوں کا رویہ معذرت خواہ خانہ نہ ہوتا تو آج کسی بد بخت کو ایسی جسارت کی ہمت نہ پڑتی"۔ انہوں نے عوام سے بھی کہا کہ "وہ یہودی، عیسائی اور ہندوانہ رسوم کو چھوڑ کر سرور دو عالم ﷺ کی سنتیں اپنائیں اور آپ ﷺ کی ناموس کیلئے اپنا تن من دھن قربان کر دیں"۔

توہین آمیز فلم کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ امریکہ کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور اسلامی کانفرنس کا اجلاس بلا کر سلامتی کونسل کے ذریعہ اس جسارت کا سد باب کیا جائے۔

گستاخانہ فلم عالم کفر کا عالم اسلام پر پہلا حملہ نہیں۔ وہ مسلمانوں کے دینی مذہبی غیرت مندانہ جذبات کا گاہے گاہے ٹیسٹ لیتے رہتے ہیں، کبھی خاکے بنا بنا کر اور کبھی فلمیں بنا کر۔ مسلمان غیرت ملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا ردّ کرتے ہیں، انہیں چیلنج کرتے ہیں مگر وہ اپنی شیطانی حرکت کے بعد کچھ دیر کیلئے روپوش ہو جاتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پھر کوئی قبیح حرکت کر ڈالتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔ اب حرمت رسول اور عشق رسول کے حوالہ سے عملی مظاہرے وسیع طور پر ہوئے ہیں۔ اب بھی اہل پاکستان نے بیداری کا بڑا مظاہرہ کیا ہے مگر دُکھ کی بات ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرے گا، معاملات ٹھنڈے پڑتے جائیں گے اور عالمی سطح پر مستقبل کیلئے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ حالانکہ ہمارا ماضی ایسا نہیں کہ ہم پھر سے لمبی تان کر سو جائیں جبکہ ہمارا ماضی ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم نے:

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ جب اسلام عرب شریف کے علاقہ سے سیلاب کی صورت رونما ہوا تو ہم کفر کے بے شمار کوہسار بہالے گئے تھے اور دنیا کو اسلام کے دامن میں پناہ لینی پڑی۔ آج پھر کفرستان عالم اسلام کے محمد بن قاسم کو آواز دے رہا ہے۔ اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمانانِ عالم اتنے بے حس نہیں کہ عصر حاضر کے تقاضوں سے غافل ہو جائیں بلکہ اب بھی سینکڑوں ہزاروں عامر چیمہ جان ہتھیلی پر رکھے اپنے دین پر قربان ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔

ہمیں اُس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سردارا
آج اپنا لیں تو آ جائیں بہاریں آج ہی
آج بھی زندہ حقیقت ہے نظامِ مصطفٰے

آہ! یادگار اسلاف علامہ حکیم محمد عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱محرم الحرام ۱۴۳۴ھ ۲۶ نومبر ۲۰۱۲ء بروز پیر شریف بوقت ظہر تقریباً ایک بجے (۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہونے والے) علامہ حکیم محمد عبدالحیٔ صاحب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ○ نماز جنازہ وختم قل شریف میں نامور علماؤ مشائخ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ (جنازہ اتنا بڑا تھا کہ کئی بزرگ بھی کہہ رہے تھے کہ زندگی میں اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا) حکیم محمد عبدالحیٔ صاحب آج سے ۸۷ سال قبل عظیم علمی روحانی شخصیت حکیم خادم علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ بعدازاں فقیہ اعظم علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی، علامہ محمد عماد الدین مراد آبادی اور مولانا محمد عبدالحنان پشاوری (جماعت منزل) سے اکتساب علم میں مصروف رہے۔ (رحمۃ اللہ علیہم) اپنے والد بزرگوار کے دست مبارک پر بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے اور حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خلافت سے نوازا۔ طویل عرصہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے ساتھ علالت کے باوجود جہاں تک صحت نے ساتھ دیا آخر وقت تک نماز فجر کے بعد درس دیتے رہے۔ آپ اپنے بیان کو سادہ سے انداز میں آیات مبارکہ واحادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ مثالوں سے واضح فرماتے، جس سے سننے والوں کو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوجاتی۔ بلاشبہ آپ اس صدی کی بہترین اور خوش اسلوب شخصیت تھے۔ میرے والد محترم نباضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے آپ بڑے قدردان تھے۔ خاص طور پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی نے چالیس سے زیادہ مختلف عنوانات پر قرآن وحدیث کی روشنی میں "کوزے میں دریا بند" لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والے جو اشتہارات مرتب فرمائے ہیں، اس کی آپ بہت تعریف فرماتے اور اسے عوام اہلسنّت پر بڑا احسان گردانتے۔ اپنے والد بزرگوار حکیم خادم علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ بھی ماہنامہ رضائے مصطفٰے کے پرانے قارئین میں سے تھے اور آخر وقت تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ چونکہ آپ شاعر بھی تھے ماہنامہ رضائے مصطفٰے میں کئی مرتبہ آپ کا کلام بھی شائع ہوا۔ آپ گوجرانوالہ میں اہلسنّت و جماعت کی اوّلین معیاری دینی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کیلئے بھی وقتاً فوقتاً تعاون فرماتے رہتے۔ ❁ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی طرح چونکہ آپ کا آبائی وطن بھی کوٹلی لوہاراں مشرقی ہے۔ اس لئے آپ کو حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا بچپن کا زمانہ بھی یاد تھا اور مجھے کئی مرتبہ فرمایا کہ "مولوی صاحب (حضرت نباض قوم) ابتداء عمر سے ہی بڑے نیک اور شریف ہیں"۔ کئی مرتبہ خوشی سے فرماتے کہ "ابوالنور مولانا محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ، آپ کے والد صاحب اور ہمارا تینوں خاندانوں کا تعلق کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ سے ہے"۔ (یاد رہے کہ شیخ الدلائل علامہ محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی کوٹلی لوہاراں مغربی سے ہے) ❁ حضرت والد محترم بھی فقیر راقم الحروف اور برادرم صاحبزادہ محمد رؤف رضوی سلمہٗ کو ساتھ لے کر کئی مرتبہ آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ میرے نانا جان حافظ محمد رمضان جماعتی رحمۃ اللہ علیہ اور عم محترم مولانا محمد صدیق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی آپ کے خصوصی مراسم تھے۔ فقیر راقم الحروف کے ساتھ بھی آپ بڑی شفقت فرماتے اور مختلف معاملات پر گفتگو فرماتے۔ ایک مرتبہ پروفیسر طاہر القادری کے متعلق بات چلی تو میں نے مسئلہ دیت اور بدعقیدہ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے وغیرہ کے بارے میں طاہر القادری کا مؤقف بیان کیا تو بڑے حیران ہوئے اور فرمانے لگے کہ "مولوی صاحب (حضرت نباضِ قوم) نے طاہر القادری کے بارے میں جو کتاب لکھی ہے وہ مجھے بھجیں، میرا مؤقف وہی ہے جو مولوی محمد صادق صاحب کا ہے"۔ چنانچہ صوفی محمد اقبال رضوی صاحب نے خطرہ کی گھنٹی اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا دیگر لٹریچر آپ کو پہنچایا۔ (از: صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی، گوجرانوالہ)

پریس نوٹ: مذہبی وروحانی رہنما حضرت حکیم خادم علی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور روحانی ومذہبی شخصیت حکیم علامہ محمد عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ گذشتہ روز اُن کے انتقال کی خبر شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، جس کے فوراً بعد اُن کے عقیدت منداور مریدین نے اُن کے آستانہ عالیہ حکیم خادم علی روڈ کا رُخ کیا اور یہ سلسلہ رات بھر جاری رہا۔ حکیم محمد عبدالحیٔ کی نماز جنازہ گورنمنٹ علامہ اقبال کالج سیالکوٹ (حکیم خادم علی روڈ) کی گراؤنڈ میں عیدگاہ شریف راولپنڈی کے سجادہ نشین پیر محمد نقیب الرحمٰن نے پڑھائی، جس میں ملک بھر سے عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ حکیم محمد عبدالحیٔ نے اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام عمر شہر اقبال کے باسیوں کی روحانی اور طبی خدمت کی۔

(روزنامہ ایکسپریس ۲۸ نومبر ۲۰۱۲ء)

چیدہ چنیدہ...... پروفیسر فیض رسول فیضان

عرسوں کی بہار

ماہِ صفر المظفر آیا!
رحمت ہر سمت چھا گئی ہے
فیضاؔن عطائے اولیاء دیکھ!
عرسوں کی بہار آ گئی ہے

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اے سیّد ہجویر! بڑی شان ہے تیری
خیرات کی برسات ہی پہچان ہے تیری
داتا! تیرا انعام ہے، احسان ہے تیرا
توصیف جو یہ برلبِ فیضاؔن ہے تیری

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ کے اس شیر کی للکار کو سن کر
سوئے ہوئے جاگے تو ٹھٹکتے ہوئے بھاگے
اکبر کی خدائی کا کیا جس نے ازالہ
"گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے"

علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

جن کی مجاہدانہ مساعی کے سامنے
رنگِ رُخِ فرنگ رہا ایک عمر فق!
کرتے ہیں جن کا غالبؔ و مومنؔ بھی احترام
فیضاؔن وہ بزرگ ہیں علامہ فضلِ حق

اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بیاں کیسے ہو مجھ سے شان وعظمت اعلیٰحضرت کی
کسی عاشق سے پوچھو قدر و قیمت اعلیٰحضرت کی
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاشقوں پر جان بھی قربان اُن کی ہے
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں پر سخت شدّت اعلیٰحضرت کی

استقبالِ ربیع الاوّل

تشریف لا رہا ہے میلاد کا مہینہ
من میں سما رہا ہے میلاد کا مہینہ
آلام اور مصائب سب دور ہو رہے ہیں
نزدیک آ رہا ہے میلاد کا مہینہ

"لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" لانگ مارچ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک ہم نے
عقیدت اور ارادت سے کہا ہے
خدا کا شکر اس نسبت کے صدقے
ہمارا مارچ بھی فاتح رہا ہے!

قہر خداوندی بر امریکہ

شاتمانہ فلم کی پاداش میں
آ گیا پُر ہول سیلِ بے کراں
سوچ کر امریکہ کا انجام بد
کیجئے فیضاؔن! وردِ الاماں

اسرائیلی مظالم

نہتے فلسطینیوں پر مظالم!
یہودی درندوں کے پھر ہو رہے ہیں
صد افسوس فیضاؔن اب بھی مسلماں
شب و روز غفلت میں دھت سو رہے ہیں

بنتِ نبّاضِ قوم حفظہا اللہ

آہ! نباضِ قوم کی بیٹی
باغ فردوس کو روانہ ہوئی
قبلہ گاہی کو کیسے چین آئے
یہ کسک بسکہ جاودانہ ہوئی

درس قرآن وحدیث

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام، صلح کلیوں کے نام

''مسلمانو! خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف متوجہ ہو کر ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو ﴿﴾ اگر کچھ لوگ تمہارے ماں باپ کو رات دن بلا وجہ گالیاں دینا اپنا شیوہ کر لیں ﴿﴾ بلکہ اپنا دین ٹھہرا لیں ﴿﴾ کیا تم ان سے بکشادہ پیشانی ملو گے۔ حاشا ہرگز نہیں ﴿﴾ اگر تم میں نام کو غیرت باقی ہے۔ اگر تم میں انسانیت ہے۔ اگر تم اپنی ماں کو ماں سمجھتے ہو۔ اگر تم اپنے باپ سے پیدا ہو ﴿﴾ تو انہیں مخالفین والدین کو دیکھ کر تمہارے دل بھر جائیں گے۔ تمہاری آنکھوں میں خون اُتر آئے گا۔ تم ان کی طرف نگاہ اُٹھانا گوارا نہ کرو گے۔

للّٰہ انصاف: حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما زائد یا تمہارے باپ ﴿﴾ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زائد یا تمہاری ماں ﴿﴾ ہم صدیق و فاروق کے ادنیٰ غلام ہیں اور الحمد للہ کہ ام المومنین کے بیٹے کہلاتے ہیں ﴿﴾ (پھر) ان کو گالیاں دینے (برا کہنے) والوں سے برتتے ہیں تو ہم نہایت نمک حرام غلام اور حد بھر کے بُرے ناخلف بیٹے ہیں ﴿﴾ ایمان کا تقاضہ یہ ہے آگے تم جانو یا تمہارا کام۔

نیچری تہذیب کے مدعیوں (صلح کلیوں) کو ہم نے دیکھا ہے کہ ذرا کوئی کلمہ ان کی شان کے خلاف کہا ان کا تھوک اڑنے لگتا ہے، آنکھیں لال ہو جاتی ہیں، گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ اس وقت وہ مجنون تہذیب بکھری پھرتی ہے وجہ کیا ہے (یہی) کہ اللہ و رسول اور معظمانِ دین سے اپنی وقعت دل میں زیادہ ہے۔ ایسی ناپاک تہذیب ان ہی کو مبارک۔

فرزندانِ اسلام اس پر لعنت بھیجتے ہیں ﴿﴾ خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے بدمذہبوں کو نام لے کر اُٹھا دیا۔ بھری مسجد میں خاص جمعہ کے دن نام بنام ایک ایک کو فرمایا: **اخرج یا فلان فانک منافق۔** اے فلاں نکل جا تو منافق ہے۔ نماز سے پہلے سب کو نکال دیا۔ یہ حدیث طبرانی و ابن حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

رب العزت تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

یا ایها النبی جاهد الكفار والمنفقين واغلظ عليهم۔

(اے نبی! جہاد فرما کافروں اور منافقوں پر اور شدت کر ان پر)

﴿﴾ اور فرماتا ہے اللہ عزوجل **محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم** (محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور جو ان کے ساتھی ہیں کفار پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل) ﴿﴾ اور فرماتا ہے جل وعلا **ولیجد وفیکم غلظة** (لازم کہ کفار تم میں سختی پائیں)

خبیث وطیب: اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا تھا کہ یہ گھیل میل جو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں یوں نہ رہنے دے گا، ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ کر دے گا۔ قال اللہ تعالیٰ **وما کان اللّٰہ لیذر المؤمنین علی ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب**

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

تمام برادران اہلسنّت اپنے اپنے مقام پر ''یوم رضا'' منانے کی تیاری کریں، ہر جگہ عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا پیغامِ عشق پہنچانے کی کوشش کریں اور فیضِ رضا کی دھوم مچا دیں۔ (ادارہ)

☆☆☆☆☆☆

مدینہ منورہ 16 لاکھ نمازیوں کیلئے مسجد کی تعمیر اہم تاریخی عمارتیں بلڈوز کرنے کا منصوبہ

لاہور (خصوصی رپورٹ) سعودی عرب تاریخ اسلام کو بلڈوز کررہا ہے۔ سعودی حکام ایک ایسی مسجد تعمیر کررہے ہیں جس میں سولہ لاکھ نمازیوں کیلئے گنجائش ہوگی مگر ایسا کرتے ہوئے وہ تاریخی عمارتیں ختم کررہے ہیں جو دوبارہ بحال نہیں ہوسکتیں۔ برطانوی جریدے ''انڈی پینڈنٹ'' نے جروم ٹیلر کے حوالے سے اپنی جمعہ ۲۶ اکتوبر کی اشاعت میں لکھا ہے کہ دنیا کی تین قدیم ترین مسجدوں کو تباہ کیا جارہا ہے کیونکہ سعودی عرب اسلام کے دوسرے مقدس ترین مقام کی توسیع اربوں پاؤنڈ کی لاگت سے کرنے والا ہے۔ مدینہ میں مسجد نبوی پر جہاں رسول پاک ﷺ مدفون ہیں، کام اگلے مہینے سالانہ حج کے اختتام پر شروع کیا جائے گا۔ جب یہ ترقیاتی کام مکمل ہوجائے گا تو مسجد دنیا کی سب سے بڑی عمارت بن جائے گی، جس میں سولہ لاکھ نمازیوں کیلئے جگہ ہوگی مگر اس بارے میں تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اس ترقیاتی کام کے نتیجہ میں بہت سے اہم تاریخی مقامات صفحۂ ہستی سے ختم کردیئے جائیں گے۔ سعودی عرب کے مقدس ترین شہر مکہ کے تاریخی اور تعمیراتی ورثے کو محفوظ کرنے کے بارے میں پہلے ہی غم وغصہ کا اظہار کیا جارہا ہے۔ مسجد نبوی کی زیادہ تر توسیع موجودہ مسجد کے مغرب کی طرف کی جائے گی جس میں حضرت محمد ﷺ اور ان کے دو قریب ترین ساتھیوں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کے مقبرے ہیں۔ موجودہ چار دیواری کے مغرب کی طرف دیواروں کے باہر مساجد میں جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر سے منسوب ہیں اور مسجد غمامہ بھی ہے جو اس مقام پر تعمیر کی گئی ہے، جہاں باور کیا جاتا ہے کہ رسول پاک ﷺ نے عید کی پہلی نماز ادا کی تھی۔ سعودی حکام نے ان تینوں مساجد کو محفوظ کرنے اور موجودہ مقام سے ہٹانے کے بارے میں کسی منصوبے کا اعلان نہیں کیا ہے، جو ساتویں صدی سے قائم ہیں اور عثمانیہ طرز تعمیر پر مشتمل ہیں اور نہ ہی اُن مساجد کے گرائے جانے سے پہلے Archaeological کھدائی شروع کرائی ہے جس کی وجہ سے چند Academics میں اس بارے میں خاصی تشویش پائی جاتی ہے جو Authoritarian مملکتیں میں بات کرنے کیلئے تیار ہیں اسلامی ورثے بارے ریسرچ فاؤنڈیشن کے ڈاکٹر عرفان العلاوی Al-alavi کا کہنا ہے کہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرتا کہ مدینہ کو توسیع دینے کی ضرورت ہے مگر جس طرح سے حکام یہ کام کررہے ہیں وہ خاصہ پریشان کن ہے۔ توسیع کیلئے ایسے طریقے اختیار کرسکتے ہیں جن سے قدیم اسلامی مقامات کو نہ چھیڑا جائے یا محفوظ کیا جاسکے مگر اس کے برعکس وہ سب کچھ گرانے پر تلے ہوئے ہیں۔ گذشتہ دس سال میں ڈاکٹر علاوی نے زیادہ عرصہ اس اسلام کے اوّلین دور کے زمانے کے مقامات کی تباہی کو نمایاں کرنے پر گزارا ہے۔ ترقی پذیر دنیا میں زیادہ آبادی والے مسلم ملکوں میں مڈل کلاس کے فروغ اور سستے فضائی سفر کے باعث مدینہ اور مکہ اس بات کیلئے کوشاں ہیں کہ ہر سال تقریباً ۱۲ ملین حاجیوں کو سما سکیں جبکہ ۲۰۲۵ء تک یہ تعداد ۱۷ ملین ہونے کا تخمینہ ہے۔ سعودی بادشاہت صرف یہ فیصلہ کرنے کی مجاز ہے کہ اسلام کے Crade کے بارے میں کیا کرنا چاہیئے۔ اگرچہ مکہ اور مدینہ کی وسیع توسیع کیلئے اربوں کی رقم مختص کی گئی ہے مگر اس کے ساتھ ہی تیل کی آمدنی پر انحصار کرنے والی مملکت کو ان دونوں شہروں کے Lucrative ہونے کا بھی اندازہ ہے۔ وراثت کے حامیوں اور بہت سے مقامی لوگ اس بارے میں انگشت بدنداں ہیں کہ جس طریقے سے شاپنگ مال لکژری ہوٹلوں اور آسمان سے چھوتی ہوئی عمارتوں کیلئے مکہ اور مدینہ کی تاریخی مقامات کو صرف کردیا گیا ہے۔ واشنگٹن میں قائم گلف انسٹی ٹیوٹ کا اندازہ ہے کہ گذشتہ بیس سالوں میں دونوں شہروں میں واقع ایک ہزار سال پرانی عمارتوں میں سے ۹۵ فیصد کو تباہ کردیا گیا ہے۔ مکہ میں اسلام کا مقدس ترین مقام مسجد الحرام، جہاں تمام مسلمان برابر تصور کئے جاتے ہیں۔ اب جبل عمر کمپلیکس کے زیر سایہ ہے جو سکائی ایئرز اپارٹمنٹس، ہوٹلوں اور ایک بڑے کلاک ٹاور پر مشتمل ہے۔ اس کیلئے سعودی حکام نے عثمانیہ دور کا اجیاد فورٹریس اور وہ معیار جہاں پر تعمیر کیا گیا، کو ختم کردیا۔ دوسرے تاریخی مقامات میں جو ختم کردیئے گئے ہیں رسول پاک ﷺ کی جائے پیدائش میں لائبریری قائم کردی گئی ہے اور رسول پاک کی پہلی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی جگہ ایک پبلک ٹوائیلٹ بلاک نے لے لی ہے، نہ تو لندن میں سعودی سفارتخانے نے اور نہ ہی وزارت خارجہ نے اس بارے میں کچھ کہنے کی زحمت گوارا کی، جب 'دی انڈ پینڈنٹ'' نے ان سے اس ہفتہ رجوع کیا مگر سعودی حکومت نے دونوں مقدس شہروں کی توسیع کے منصوبوں کا دفاع یہ کہہ کر کیا ہے کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ سعودی عرب کا یہ بھی اصرار ہے کہ غریب حاجیوں کیلئے ہوٹلوں کی تعمیر پر خطیر رقم خرچ کی گئی ہے جبکہ اعتراض کرنے والوں کا کہنا ہے کہ یہ ہوٹل دونوں مقدس مقامات سے میلوں دور ہیں۔ کچھ عرصہ قبل تک مدینہ میں کام کی رفتار مکہ کے مقابلے میں خاصی کم تھی مگر اس کے باوجود اسلام کے اوّلین دور کے بہت سے تاریخی مقامات کم ہو گئے ہیں۔ جنگ خندق کی یاد میں تعمیر کی جانے والی سترہ قدیم مسجدوں میں سے اب صرف دو باقی ہیں۔ دس سال پہلے رسول پاک کے نواسے سے منسوب ایک مسجد کو ڈائنا میٹ سے اُڑا دیا گیا تھا۔ مسجد گرائے جانے کی خفیہ طور پر لی جانے والی تصاویر جو مملکت سے باہر سمگل کی گئی ہیں، سعودی پولیس کو عمارت گرائے جانے پر خوشیاں مناتے دیکھا گیا۔

اسلام کی قدیم تاریخ سے عدم دلچسپی کی وجہ حکومت کا **وہابیت** کی طرف رجحان ہے، جو ہر اس بات کی مخالفت کرتی ہے جو مسلمانوں کو Idol عبادت کرنے کی طرف مائل کرے اور جو اسلام کی اپنے مخصوص انداز میں تشریح کرتی ہے اور کسی بات پر Compromise نہیں کرتی۔ اسلامی دنیا کے بہت سے حصوں میں Shine مزار تعمیر کئے گئے ہیں۔ قبروں پر حاضری بھی عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے مگر وہابیت میں ان تمام باتوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ مذہبی پولیس رسول پاک کے دور سے تعلق رکھنے والے مقامات پر لوگوں کو عبادت کرنے اور جانے سے روکنے کیلئے کافی دور تک جاتی ہے۔ جبکہ طاقتور مذہبی لوگ Clerics پس منظر میں رہ کر تاریخی مقامات کی تباہی کو فروغ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر علاوی کو اس بات کا خدشہ ہے کہ مسجد نبوی کی دوبارہ ترقی ایک وسیع تر منصوبہ کا حصہ ہے کہ اس مقام پہ توجہ ہٹائی جاسکے۔ جہاں رسول پاک مدفون ہیں۔ رسول پاک کے مقبرہ شہود سبز رنگ کا گنبد ہے جو موجودہ مسجد کا محور ہے مگر نئے منصوبوں کے تحت یہ ایک عمارت کا مشرقی حصہ بن جائے گا جو اس کے موجودہ حجم سے آٹھ گنا بڑی ہے۔ ایک نئے Puipi کے ساتھ مسجد کے درمیان میں Prayer Niche کو بھی نئے منصوبوں کے تحت گرا دیا جائے گا۔ یہ حصہ ریاض الجنہ (جنت کا باغ) کہلاتا ہے اور مسجد کا وہ حصہ ہے جس کو رسول پاک نے خصوصی طور پر مقدس قرار دیا تھا۔ ڈاکٹر علاوی کا کہنا ہے کہ اس بارے میں ان کا بہانہ یہ ہے کہ وہ زیادہ گنجائش پیدا کرنا چاہتے ہیں اور مسجد میں ۲۰ Spaces پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس میں بالآخر سولہ لاکھ لوگ سما سکیں۔ یہ کوئی سمجھداری والی بات نہیں ہے وہ درحقیقت یہ چاہتے ہیں کہ اس جگہ سے توجہ ہٹا دیجائے جہاں رسول پاک مدفون ہیں۔ ۲۰۰۷ء میں اسلامی امور کی وزارت کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا تھا جس کی حمایت سعودی عرب کے مفتی اعظم عبدالعزیز الشیخ نے بھی کی تھی، اس میں کہا گیا تھا کہ گنبد کو گرا دیا جائے اور رسول پاک، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی قبروں کا نشان مٹا دیا جائے۔ بیسویں صدی کے ممتاز **وہابی** عالم Uthayrieen نے بھی ایسے مطالبات کئے تھے۔ ڈاکٹر علاوی کا مزید کہنا ہے کہ مکہ اور مدینہ کی تباہی پر مسلمانوں کی خاموشی تباہ کن اور منافقت انگیز ہے۔ رسول پاک ﷺ کے بارے میں حال ہی میں بنائی جانے والی فلم کے خلاف دنیا بھر میں احتجاج کیا گیا مگر رسول پاک کی جائے پیدائش جہاں انہوں نے عبادت کی اور اسلام کی بنیاد رکھی، کی تباہی کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے اور اس بارے میں کوئی نکتہ چینی نہیں کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کے اقتباسات

پیغام حقانی از امام ربانی

(تمام اہلسنّت و جماعت و بالخصوص صلح کلی حضرات کی توجہ کیلئے)

مداہنت: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت کی علامت یہ ہے کہ حضور کے دشمنوں (گستاخوں) کے ساتھ کمال بغض رکھیں اور شریعت کے مخالفوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کریں۔ محبت میں مداہنت و چاپلوسی روانہیں ہے...... اہل ہواؤ متبدعین (بدمذہبوں) کو خوار رکھنا چاہیئے۔ جس نے کسی بدمذہب بدعتی کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کے گرانے میں اس کی مدد کی ﴿﴾ ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں داخل نہ ہونے دینا چاہیئے اور ان سے انس و محبت نہ کرنی چاہیئے''۔ (مکتوبات شریف دفتر اوّل ص ۲۸۱)

فساد متبدع: ''یقینی طور پر تصور فرمائیں کہ (بدمذہب) بدعتی کی صحبت کا ضرر و فساد (کھلے) کافر کی صحبت سے زیادہ تر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ان کا نام کفار رکھتا ہے۔ **لیغیظ بھم الکفار**'' (دفتر اوّل ص ۱۲۸)

فرقہ ناجیہ: '' اہلسنّت و جماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقیدوں کو درست کیا جائے اور اسی فرقہ ناجیہ کے آئمہ مجتہدین کے اقوال کے موافق شرعی عملی احکام بجالائے جائیں''۔ (دفتر اوّل ص ۱۵۳)

بال برابر: ''فرقہ ناجیہ اہلسنّت و جماعت...... کے بزرگواروں کے اتباع کے بغیر نجات محال ہے اور اگر بال بھر بھی مخالفت ہے تو کمال خطرہ ہے''۔ (دفتر اوّل ص ۱۳۳)

رائی برابر: ''فرقہ ناجیہ اہلسنّت و جماعت کے بزرگواروں کی متابعت کے بغیر نجات محال ہے اور ان کے عقائد کی اتباع کے بغیر خلاصی دشوار ہے...... اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کے سیدھے راستہ سے ایک رائی کے برابر بھی الگ ہو گیا تو اس کی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہیئے اور اس کی ہمنشینی کو سانپ کا زہر خیال کرنا چاہیئے''

دین کے چور: ''بے باک طالب علم (اہلسنت کے علاوہ) خواہ کسی فرقہ سے ہوں، دین کے چور ہیں۔ ان کی صحبت سے بھی بچنا ضروری ہے۔ یہ سب فتنہ فساد جو دین میں پیدا ہوا ہے، انہی لوگوں کی کم بختی سے ہے''۔ (دفتر اوّل صفحہ ۳۵۷)

جہنمی: ''اہلسنّت و جماعت کے سوا جس قدر فرقے ہیں سب جہنمی ہیں''۔ (جلد اوّل ص ۸۶) ﴿﴾ ''خدا و رسول کے دشمنوں کے ساتھ میل جول بہت بڑا گناہ ہے...... جو خدا و رسول کی دشمنی تک پہنچا دیتا ہے''۔ (مکتوبات جلد اوّل ص ۱۶۶)

40 لاکھ زائرین کی امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری

بغداد/ تہران/ دمشق/ کابل (نیٹ نیوز) دنیا بھر میں نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں محافل کا انعقاد کیا گیا...... عالمی میڈیا کے مطابق دنیا بھر میں نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں محافل کا انعقاد کیا گیا۔ عراق کے شہر کربلا میں تیس لاکھ لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر حاضری کیلئے پہنچ گئے جو آپ کے روضہ کی زیارت کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یکم محرم سے اب تک چالیس لاکھ افراد امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ کی زیارت کر چکے ہیں جبکہ ۱۰ محرم کو تیس لاکھ کے قریب افراد شہر میں موجود ہیں۔ عراق کے دارالحکومت بغداد میں عاشورہ کے موقع پر زبردست سیکورٹی کے انتظامات کئے گئے۔ شہر کے حساس علاقوں میں دس ہزار سے زائد پولیس اہلکار اور فوجی تعینات ہیں...... (پریس نوٹ ۲۵ نومبر ۲۰۱۲ء)

عظیم الشان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سیمینار

انشاء اللہ ۲۲ صفر المظفر ۵ جنوری بروز اتوار بعد از نماز عشاء

بمقام ایوانِ اقبال لاہور۔ خطاب: علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف میں سالانہ عرس مبارک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷/ ۲۸ صفر المظفر زیر اہتمام حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری منعقد ہوگا۔ (شیخ محمد حنیف)

تاجدار بریلی کانفرنس: انشاء اللہ ۶ صفر المظفر ۲۰ دسمبر بروز جمعرات بعد از نماز عشاء زیر صدارت شیخ طریقت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق رضوی منعقد ہوگی، جس میں ملک کے نامور علماء و مشائخ خطاب فرمائیں گے۔ اسی موقع پر بعد نماز عصر حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ کی صاحبزادی صاحبہ کے پہلے سالانہ ختم شریف کی تقریب منعقد ہوگی۔

گنبد خضریٰ کے متعلق انتہائی ناپاک سازش

ادب گاہیست زیرآسماں از عرش نازک تر......نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

سعودی حکمرانو! عذاب الٰہی کو دعوت نہ دو

وگرنہ......تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

قارئین کرام! مدینہ منورہ میں اہم تاریخی عمارات و مقامات مقدسہ کو مسمار کرنے کے ناپاک نجدی منصوبہ کے متعلق برطانوی جریدہ ''انڈی پینڈنٹ'' کی لرزہ خیز رپورٹ آپ نے پڑھی جس سے واضح ہوتا ہے کہ مسجد نبوی کی توسیع کے بہانے وہابی عقائد باطلہ کا فروغ اُن کا ناپاک ایجنڈا ہے۔ اور اس سلسلہ میں برطانوی جریدے کے درج ذیل الفاظ انتہائی قابل غور ہیں کہ: ''......(سعودی) حکومت کا **وھابیت** کی طرف رجحان ہے......وہابیت میں ان تمام باتوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا......'' مذکورہ بالا الفاظ بار بار پڑھیں کہ کس طرح **گنبد خضریٰ شریف**: (جہاں محبوب خدا' سرور انبیاء شہنشاہ ہر دوسرا علیہ التحیۃ والثناء آرام فرما ہیں) کو گرانے کی ناپاک سازش کی جا رہی ہے۔ (معاذ اللہ)

یہ ناپاک منصوبہ مسلمانانِ عالم کیلئے سخت ناقابل برداشت عمل ہے۔ گذشتہ چودہ سو سال میں اگرچہ کئی سازشیں کی گئیں مگر عالم اسلام نے انہیں ملیامیٹ کر دیا۔ حال ہی میں سعودی عرب کی حکومت گنبد خضریٰ کو گرانے کی سازش کر رہی ہے اور وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے کہ ۱۶ لاکھ نمازیوں کیلئے مسجد نبوی کو توسیع دی جا رہی ہے۔ یہ توسیع موجودہ مسجد نبوی کے مغرب کی طرف کی جائے گی' جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے مزارات ہیں۔ جو ساتویں صدی سے قائم ہیں اور عثمانیہ طرز تعمیر پر مشتمل ہیں۔ سلطنت عثمانیہ سے جب مکہ مکرمہ کے قریب آباد بدوؤں نے اقتدار لیا تو یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ان پاک عمارات کو ہمیشہ موجودہ شکل میں برقرار رکھا جائے گا۔ اسی وجہ سے آج تک ان میں کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی۔ مگر اب توسیع کے بہانے نجدی حکومت اپنے عقائد باطلہ کے مطابق ان مقدس مقامات کو صفحۂ ہستی سے نابود کر رہی ہے۔ جو ذات پاک ابابیلوں سے ہاتھی والوں کو ہلاک کر سکتی ہے اُس کے عذاب و غضب سے ڈریں۔

ع......الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

یہ آستانہ جو زیرآسماں عرش الٰہی سے نازک تر ہے کہ

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اسے نقصان پہنچانا اور نابود کرنے کی کوشش کرنا عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

وہ بھی دیکھا......یہ بھی دیکھ

نامور پاکستانی صحافی و لیڈر شورش کاشمیری اگرچہ اعتقادی و مسلکی طور پر دیوبندی وہابی مسلک سے وابستہ تھے اور اسی مسلک کی وکالت کرتے تھے لیکن جب وہ بسلسلۂ عمرہ شریف حرمین طیبین حاضر ہوئے اور انہوں نے نجدی سعودی وحشت و بربریت کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ پکار اُٹھے کہ ﴿﴾ ''سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکی......سعودی حکومت نے شرک کو منہدم کیا لیکن ساتھ ہی عشق کو بھی مسمار کر دیا ہے۔ وہ شرک و عشق میں امتیاز نہیں کر سکی ﴿﴾ حالانکہ یہ چیزیں عقیدہ نہیں تاریخ ہیں' جس قوم نے سب سے

پہلے دنیا کو تاریخ دی وہ قوم آج اپنی تاریخ مٹانے پر تلی ہو تو یہ ایک المیہ ہے۔(کتاب شب جائے کہ من بودم ص ۴۷۳،۴۷۰)

مذکورہ اقتباس میں صحابہ کرام واہل بیت عظام (رضی اللہ عنہم) کے مزارات مبارکہ اور آثار قدیمہ ومقامات مقدسہ حتیٰ کہ مسلمانوں کی اماں جان سیدہ خدیجۃ الکبریٰ اور خود رسول اللہ ﷺ کی اماں جان سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہما کے مزار مبارک کی جس طرح توہین وتحقیر اور بدسلوکی کی گئی ہے اس کو مختصر الفاظ میں بیان کر کے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل شورش کی تصنیف ''شب جائے کہ من بودم'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

الغرض مذکورہ اقتباس سے معلوم ہوا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی اندھی بہری عقیدت وپیروی نے اہل نجد کو اتنا اندھا بہرا کر دیا ہے کہ انہیں شرک کے بغیر کچھ سوجھتا ہی نہیں اور انہیں عشق رسول ﷺ اور تقاضۂ عشق ومحبت کی خبر ہی نہیں اور اسی عشق سے محرومی وحکومت و دولت کی فراوانی وتعیش نے انہیں اتنا بدمست وبزدل بنا دیا ہے کہ اس وقت جبکہ دنیا بھر میں امریکی صدر اوباما بدمعاش کے مظالم اور غنڈہ گردی کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے .....مگر امریکہ بدمعاش کی مخالفت کے مسئلہ میں سعودی عرب میں کوئی گرم جوشی نہیں اور امریکی ملعون فلم ساز کے خلاف کوئی قابل ذکر احتجاج ومذمتی مظاہرہ نہیں ہو رہا حالانکہ سعودی حکومت کو اپنے محل وقوع کے مطابق عالم اسلام و بین الاقوامی دنیا میں ایک مرکزی مقام حاصل ہے مگر غیرت عشق سے محرومی وسردمہری کا یہ عالم ہے کہ حج شریف کا فریضہ بھی ایک نجی عبادت کے طور پر خاموشی سے ادا کیا گیا اور لاکھوں حجاج کے عظیم ترین اجتماع کے موقع پر بھی کسی عاشقانہ اسلامی وقومی دبدبہ وغلبہ کا اظہار نہیں کیا گیا کہ جس کی صدائے بازگشت دنیا بھر میں سنائی دیتی اور ملعون فلم ساز بدمعاش کو احساس ہوتا کہ ناموسِ رسالت کوئی عام مسئلہ نہیں جسے ہضم کیا جا سکے اور عالم اسلام میں اس پر کوئی ردعمل نہ ہو اور اگر کوئی پرجوش مظاہرہ اور چیلنج ودھمکی نہیں جس کی سعودی عرب سے نہ کوئی توقع ہے اور نہ اس میں اتنی ہمت وجرات ہے تو کم از کم سعودی سربراہ اور نجدی حکومت کے شاہ کو بذات خود امریکہ سے اتنی اپیل ہی کر دینی چاہیئے تھی کہ ''یہ تاریخی اجتماعِ حج گستاخانہ فلم ساز کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کو مسلمانانِ عالم اسلام کے جذبات کو مجروح نہیں کرنا چاہیئے اور عالم اسلام کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہیئے ......اُمید ہے کہ پیغمبر اسلام وفاتح اعظم محمد عربی ﷺ کے ایک ارب سے زائد نام لیواؤں کے جذبات کا امریکہ لحاظ واحترام کرے گا''۔ اس قدر نرم الفاظ اور معتدل انداز میں عالم اسلام کے جذبات کی ترجمانی کرنے میں سعودی عرب کو امریکہ کا کیا خطرہ وڈر تھا جبکہ امریکی صدر اوباما پر اس کا ضرور اثر ہوتا اور بین الاقوامی طور پر بھی دنیا کو مسلمانوں کے جذبات واخوت اسلامی کا گہرا احساس ہوتا مگر افسوس کہ سعودی حکومت واس کے سربراہ میں اتنا بھی دم خم نہیں۔

بجھ گئی عشق کی آگ اندھیر ہے..... مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

☆☆☆☆☆

مفتیٔ اعظم سعودی عرب کی طرف سے

خطبۂ حج میں فرقہ واریت کی انتہاء کرنے پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی شدید مذمت

خطبۂ حج کو "خطبۂ فرقہ واریت" مت بنائیں

مفتیٔ اعظم سعودی عرب نے حج ۱۴۳۳ھ کے خطبہ عرفات میں کہا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اور مخلوق کا رابطہ براہ راست ہے اس کا کوئی وسیلہ نہیں ...... جو اللہ کے سوا کسی کو پکارتے ہیں وہ گمراہ ہیں"۔ **العیاذ باللّٰہ من ذالك!** یقیناً ان انتہائی دلآزار باتوں سے روئے زمین کے مسلمانوں کے دینی جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہم درج ذیل سطور میں مفتیٔ اعظم سعودی عرب کی ان گمراہ کن باتوں کا مختصر اً جائزہ پیش کر رہے ہیں۔ ☆ مفتیٔ اعظم سعودی عرب کا یہ کہنا کہ "اس کا کوئی وسیلہ نہیں" مطلقاً وسیلہ کا انکار ہے جو کہ قرآن مجید پارہ ۶ سورہ مائدہ، آیت ۳۵

یاایھاالذین امنوا اتقو اللّٰہ و ابتغوا الیہ الوسیلة

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو"۔ کی صریح مخالفت ہے۔ نیز یہ کہ فرشتے جو نزول وحی رزق اور دیگر امور تدبیر کائنات پر مقرر ہیں کے وسیلہ ہونے کا بھی انکار ہے۔ اسی طرح انبیاء و رُسل علیہم السلام جو اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان اللہ کا کلام، احکام اور فیوض و برکات پہنچانے کا روشن ذریعہ اور وسیلہ ہیں ان کا بھی انکار ہے اسی طرح زمین و آسمان، بارش، چاند، سورج، ستارے اور دیگر وسائل معیشت کا بھی کھلا انکار ہے۔ اسی طرح حضور اوّل الخلوقات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ رحمۃ للعالمین جو کہ قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہے اس کا بھی انکار ہے، جس سے حضور ﷺ کا پوری کائنات کی ایک ایک شئے کیلئے رحمت اور وسیلہ عظمیٰ ہونا روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ جیسا کہ خاتمۃ المحققین امام شہاب الدین سید محمد الوسی بغدادی "**وما ارسلنك الا رحمةً للعالمین**" کے تحت روح المعانی میں فرماتے ہیں "عالمین سے مراد ساری مخلوق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے سوا جو کچھ ہے عالم ہے...... اور آپ ﷺ کا تمام مخلوقات کیلئے رحمت ہونا اس طرح ہے کہ آپ ﷺ تمام ممکنات (جو چیزیں پیدا ہو چکی ہیں اور جو پیدا ہو سکتی ہیں) کیلئے حسب استعداد فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اور اس لئے کہ آپ ﷺ کا نور اول الخلوقات ہے اور حدیث میں ہے: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا تھا اور (حدیث بخاری میں) آیا ہے اللہ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں پھر فرماتے ہیں کہ صوفیاء عظام قدست اسرارہم کا اس باب میں کلام اس سے بھی بلند ہے"۔ ۞ نیز یہ کہ حضور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا انکار ہے جو کہ قیامت تک جاری و ساری ہے اور یہ کہ آپ ﷺ قبر انور کے اندر دنیا کی زندگی سے بھی مضبوط تر زندگی کے ساتھ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کے اندر آپ ﷺ کو شاہد یعنی مشاہدہ کرنے والا اور حاضر و ناظر ہونے کی شان عطا فرمائی ہے جیسا کہ صحیح سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر ۱۱۸ کی صحیح حدیث میں ہے۔

"نبی اللّٰہ حی فی قبرہ یرزق"

ترجمہ: "یعنی اللہ کا نبی قبر میں زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے" اور صحیح ابن حبان میں سند صحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو میں تم سے باتیں کرتا ہوں اور

میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے' تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے جو اچھا عمل دیکھوں گا اس پر اللہ کی تعریف کروں گا اور جو برا عمل دیکھوں گا اس پر اللہ سے تمہارے لئے استغفار (طلبِ بخشش) کروں گا''۔

نیز اکابر صوفیاء اسلام اس حقیقت پر متفق ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی اُمت میں جو شخص بھی قیامت تک مرتبہ ولایت پر فائز ہوا ہے یا ہوگا وہ رسول اکرم ﷺ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ فیض پا کر مرتبہ ولایت پر فائز ہوتا ہے اور ہوگا۔ چنانچہ عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں سورہ یونس کی آیت نمبر ۶۲ ''الآ ان اولیـــآء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون'' کے تحت فرماتے ہیں ''مرتبہ ولایت کے حصول کی یہی صورت ہے کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ آئینہ دل پر آفتاب رسالت کے انوار کا انعکاس ہونے لگے اور پرتو جمال محمدی ﷺ قلب و روح کو منور کردے اور یہ نعمت انہی کو بخشی جاتی ہے جو بارگاہ رسالت میں یا حضور کے نائبین یعنی اولیاء اُمت کی صحبت میں بکثرت حاضر رہیں''۔

☆ مفتیٔ اعظم سعودی عرب کا خطبہ میں کہنا ''اللہ کے سوا کسی کو پکارنے والے گمراہ ہیں'' ایسی خطرناک بات ہے جس کی رو سے صحابہ کرام سے لے کر آج تک ساری اُمت مسلمہ گمراہ ٹھہرتی ہے کیونکہ نماز کے اندر سب مسلمان پڑھتے ہیں:

السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاتهٗ

ترجمہ: ''سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں''

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی ظاہری زندگی اور وفات کے بعد شرق و غرب میں ہر جگہ حتیٰ کہ سمندروں اور فضاؤں میں ہر نمازی رسول اکرم ﷺ کو پکار کر سلام پیش کرتا ہے۔ جبکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ صحابی رسول حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نے دور فاروقی میں بوقت قحط

''یا رسول اللّٰہ استسق لامتك''

ترجمہ: ''اے اللہ کے رسول (قبر میں سے) اپنی اُمت کیلئے بارش کی دُعا فرمائیں''۔ (حوالہ: مصنف ابن ابی شیبہ۔ جز ۶، صفحہ ۳۵۶، مکتبۃ الرشد ریاض سعودی عرب) اور روایات معتبرہ سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام نے وصال نبوی کے بعد جنگ یمامہ میں یا محمداہ (اے محمد ﷺ ہماری امداد فرمائیں) سے رسول اکرم ﷺ کو پکارا اور پھر انہیں فتح مبین بھی حاصل ہوئی (البدایہ والنہایہ حافظ ابن کثیر دمشقی)

نیز یہ الفاظ ''اللہ کے سوا کسی کو پکارنے والے گمراہ ہیں'' ایسی بات ہے جو شرع و عقل کے خلاف ہے۔ مفتیٔ اعظم سعودی عرب خود بھی اپنی حاجات کیلئے اپنی بیوی' بچوں' شاگردوں کو ضرور پکارتے ہوں گے اور ہر انسان کی ضرورت ہے کہ وہ اللہ کے سوا انسانوں کو بھی امداد کیلئے پکارتا ہے اور یہ شریعت اسلامیہ میں جائز ہے۔ البتہ کسی کو ''الٰہ'' قرار دینا اور اسے ''الٰہ'' سمجھ کر پکارنا شرک ہے۔

اس مختصر کلام کے بعد عرب و عجم کے علماء اسلام سے اپیل ہے کہ مفتیٔ اعظم سعودی عرب کے اس انتہائی دل آزار فرقہ وارانہ اور خلافِ قرآن و سنت خطبہ کے خلاف تمام ضروری اقدامات اُٹھائیں۔

الحمد للہ! استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری (مراڑیاں شریف) نے سعودی عرب کے مفتی اعظم کو ان گمراہ کن باتوں پر مناظرہ کا چیلنج دے دیا ہے جس کا تا حال علماء نجد کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا......

(بشکریہ ماہنامہ ''آوازِ اہلسنّت'' گجرات' نومبر' دسمبر ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆☆

سفرنامہ حرمین شریفین......قسط نمبر پنجم

سرکار کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہوں

(از: پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی' لاہور)

یوں تو مسجد نبوی شریف کا ہر حصہ باعث برکت ہے لیکن عہد نبوی کی مسجد نبوی کی جو حدود ہیں' ان کی بات ہی کچھ اور ہے اور اس میں سے بھی خاص طور پر وہ مقامات جہاں سرکار دو عالم ﷺ اکثر تشریف رکھتے تھے یا نماز ادا فرماتے تھے' خصوصی فضیلت و اہمیت کے حامل ہیں۔ اہل محبت ان بابرکت جگہوں کی زیارت کر کے خوب فیض و برکت حاصل کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی منبر نبوی کو احترام سے چھوتے اور ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لیتے تھے۔ (شفاء شریف) زیر نظر سطور میں اختصار کے ساتھ ان مبارک مقامات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

محراب نبوی: اگرچہ عہد نبوی میں مساجد میں محراب نہیں بنائی جاتی تھی۔ محراب بنانے کا آغاز حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور سے ہوا۔ یہاں ہماری مراد مصلّٰی نبوی ہے جہاں قیام فرما ہو کر سرکار مدینہ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے۔ موجودہ صورت اب محراب کی سی ہے اور یہ محراب ریاض الجنۃ میں واقع ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی سجدہ گاہ محراب کی دیوار میں آ گئی ہے۔ اب جو زائر یہاں نماز ادا کرتا ہے تو اس کا سر اس مقام پر ہوتا ہے جہاں سرکار دو عالم ﷺ کے قدم شریف ہوتے تھے۔ (سبحان اللہ)

؎ تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

جہاں تک تحویل قبلہ سے قبل جب بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی' والے مصلّٰی نبوی کا تعلق ہے وہ کہاں واقع ہے تو اس کا تعین یوں ممکن ہے کہ اگر آپ ستون مخلقہ کو اپنی پشت پر رکھ کر شام کی جانب (یعنی شمال کی طرف) سیدھا چلیں کہ ستونِ مخلقہ آپ کے پیچھے ہو تو جب آپ اس مقام پر پہنچیں گے جہاں بابِ عثمان (موجودہ باب جبریل) آپ کے داہنی جانب ہو تو آپ اس وقت کی مسجد کے صحن کے اندر ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا مصلّٰی اسی جگہ پر واقع تھا۔ (جستجوئے مدینہ صفحہ ۴۵۰)

محراب تہجد: اس جگہ پر سرکارِ دو عالم ﷺ نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی آپ کی اتباع میں یہاں تہجد کی نماز ادا کرنے لگے۔ اسطوانۂ تہجد تو حجرۂ مطہرہ کے اندر آ گیا ہے۔ جس سے متصل سرکارِ دو عالم ﷺ کا مصلّٰی تہجد کیلئے بچھایا جاتا تھا۔ اسی سے متصل جو جگہ ہے اسے عام فرش سے بلند رکھا گیا ہے اور محراب تہجد کا نام دیا گیا ہے' یہاں پر نوافل کی ادائیگی کا کیف و سرور ہی عجیب ہے۔

مقدس ستونوں کا تعارف: اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعارف اور فضیلت تو گذشتہ مضامین میں بیان ہو گئی تھی' یہاں چند مزید اسطوانات کا ذکر کیا جا رہا ہے:

اسطوانۂ مخلقہ: یہ ستون محراب نبوی سے متصل ہے۔ ''خلوق'' ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے اور عربی زبان میں مخلقہ اس جگہ کو کہتے ہیں جس پر یہ خوشبو لگائی گئی ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر خوشبو لگانے کا حکم دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اس ستون پر بے دھیانی میں کسی نے تھوک دیا تھا' جسے سرکارِ دو عالم ﷺ نے بنفسِ نفیس کھرچ ڈالا۔ ❁ اسی ستون کے قریب وہ لکڑی کا تنا تھا جس سے ٹیک لگا کر رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے' جب منبر پیش کیا گیا۔ سرکار اس پر تشریف فرما ہوئے تو یہ کھجور کا سوکھا ہوا تنا زار و قطار رونے لگا۔ ایسے لگتا تھا کہ فرطِ غم سے وہ پھٹ جائے گا۔ نبی کریم ﷺ بنفسِ نفیس منبر مبارک سے نیچے تشریف لائے اور اس تنے کو اپنی بانہوں میں لے لیا اور اس کو تسلی دینا شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ اس کی سسکیاں بند ہو گئیں۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ بخاری شریف میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جلیل القدر تابعی حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے رو پڑتے اور فرماتے اللہ کے بندو! یہ سوکھی لکڑی نبی اکرم ﷺ

کی محبت میں تڑپتی تھی، تمہیں اس سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے دیدار کا مشتاق بننا چاہیئے۔ (شرح الشفاء)

اسطوانۂ توبہ: یہ حجرۂ مقدسہ سے دوسرے نمبر پر واقع ہے۔ پیارے آقا ﷺ اکثر یہاں نفل ادا فرماتے۔ مسافر یا مہمان یہاں ٹھہرتے۔ نمازِ فجر کے بعد اس جگہ سرکارِ دو عالم ﷺ درسِ قرآن حکیم ارشاد فرماتے تھے۔ دورانِ اعتکاف اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کا بستر بچھایا جاتا تھا۔ اسے اسطوانۂ توبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اس ستون سے خود کو باندھ لیا تھا۔ دو ہفتے تک یہیں بندھے رہے۔ ان کی بیٹی نماز اور فطری حوائج سے فراغت کیلئے ان کو کھول کر چلی جاتی تھیں۔ یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۲ اور ۱۰۳ نازل ہوئیں، جن میں ان کی توبہ قبول ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

اسطوانۂ سریر: مسجد نبوی شریف کی توسیع ہو جانے پر رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک دورانِ اعتکاف یہاں بچھایا جانے لگا۔

اسطوانۂ حرس: یہاں پر صحابۂ کرام علیہم الرضوان سرکار کے حجرۂ مطہرہ کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ پہرہ دینے والوں میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کے نام زیادہ نمایاں ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ نے سب سے زیادہ یہ خدمت انجام دی۔ سورت مائدہ کی آیت نمبر ۶۷ جس میں سرکار دو عالم ﷺ کی خدائی حفاظت کی بشارت دی گئی ہے، کے نازل ہونے پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے پہرہ داروں کو منع فرما دیا۔

اسطوانۂ لوفود: قبائل عرب کے وفود جو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تھے تو سرکارِ دو عالم ﷺ اس مقام پر ان سے گفتگو فرماتے اور ان کی مہمان نوازی فرماتے۔

خوخۂ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک گھر مسجد نبوی شریف کی مغربی جانب ہوا کرتا تھا۔ اس میں سے ایک دریچہ مسجد نبوی شریف کی جانب کھلتا تھا۔ وصال سے چند دن قبل حضور اکرم ﷺ نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر وعظ فرمایا۔ اس میں مسجد نبوی شریف کی جانب کھلنے والے تمام دریچے بند کرنے کا حکم دیا۔ سوائے خوخۂ سیدنا ابوبکر صدیق کے۔ (مسلم شریف)

یہ خوخہ عہد نبوی کی مسجد شریف کی مغربی دیوار کے ساتھ ملحق تھا۔ وہ دیوار ان ستونوں کے بالکل ساتھ تھی، جن پر آج ''حد مسجد النبی علیہ السلام'' مرقوم ہے۔ یہ مکان مسجد نبوی شریف میں اب شامل ہو چکا ہے لیکن اس مکان شریف کی یاد میں غربی جانب کا دروازہ باب سیدنا صدیق اکبر کہلاتا ہے اور اس کے اندر کی جانب یہ تحریر کندہ کی گئی ہے۔ **هذهٖ خوخة سيدنا ابى بكر الصديق رضى الله عنه۔** (یہ دریچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے) مناسب ہے یہاں پر وہ حدیث پاک بھی تحریر کر دی جائے جس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دروازے کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ فرمایا: میں نے لوگوں کے دروازے پر تاریکی اور ابوبکر کے دروازے پر نور دیکھا ہے اور لوگوں کی یہ تاریکی ہر آنے والے دن بڑھتی جائے گی۔ (کنز العمال)

نیز اس حدیث پاک میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت و امامت کی جانب بھی اشارہ ہے کیونکہ امام کے مکان کا دروازہ مسجد میں ہی کھلا کرتا ہے۔ (الریاض النضرۃ)

مقام صُفّہ: اس مقام پر وہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان قیام فرماتے، جن کا مدینہ منورہ میں گھر بار نہیں تھا۔ وہ دن رات تحصیل علم میں مشغول رہتے تھے۔ ان اصحاب صفہ کے سرخیل، سب سے بڑے راویٔ حدیث حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا وہ واقعہ بہت مشہور ہے جب انہیں بھوک لگنے پر رسول اللہ ﷺ نے دودھ کا پیالہ پلایا تھا اور پھر بار بار پیٹ بھر کر پینے کا حکم ارشاد فرمایا تھا۔ اس سے قبل ستر اصحاب صفہ اسی دودھ کے پیالے سے سیر ہو چکے تھے۔ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی نے اس عظیم معجزہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

؎ کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

بعض حضرات محرابِ تہجد کے قریب واقع بلند جگہ کو مقام صفہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ مقامِ صفہ اس بلند جگہ سے قریب ہی جنوب مغرب کی جانب تھا۔ موجودہ آدھ میٹر بلند مقام جستجوئے مدینہ کے مؤلف کی تحقیق کے مطابق دکۃ الاغوات ہے۔ مسجد نبوی شریف کے خدام جنہیں احتراماً آغا کہا جاتا تھا' وہ یہاں بیٹھتے تھے۔ خلافتِ عثمانیہ کے دور میں یہاں شیخ الحرم بیٹھا کرتے تھے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس مقام کی تاریخی اہمیت نہیں۔ یہاں پر امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کا حجرۂ مبارک تھا۔ نہ جانے ہادیٔ برحق سرورِ کونین ﷺ نے اسی مقام پر کتنی بار شب باشی اور آرام فرمایا ہوگا اور جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا' نہ جانے اس مقام پر آقائے دو جہاں ﷺ نے راتوں کو کتنے طویل سجدے کئے ہوں گے۔ اس نقطۂ نظر سے اس بقعۂ نور کی اہمیت اصلی مقام صفّہ سے بھی ہزار درجہ زیادہ ہے۔ (جستجوئے مدینہ ملخصاً صفحہ ۶۶۷)

یہاں پر یہ بات عرض کرنا ضروری ہے کہ آج زائرین مواجہہ شریف میں جس مقام پر کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرتے ہیں۔ یہ حضرت اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرۂ مبارکہ تھا۔

بئرِ حا: مسجد نبوی شریف کے شمالی توسیعی حصے میں باب فہد (گیٹ نمبر ۲۱) سے مسجد شریف میں داخل ہوں تو صرف چند قدم کے فاصلے پر بائیں طرف ستونوں کی پہلی رو میں دو ستونوں کے درمیان فرش پر تین گول دائرے بنے ہوئے ہیں۔ دو دائرے نیلگوں سنگ مرمر سے بنائے گئے ہیں اور درمیانی دائرہ گلابی رنگ کے پتھر سے بنایا گیا ہے' اسی جگہ پر ''بئرحا'' نامی کنواں تھا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر یہاں تشریف لاتے تھے۔ اس کا میٹھا پانی نوش فرماتے تھے۔ اس کی سیڑھیاں اتر کر نیچے تشریف لے جاتے تھے۔ اس کنویں کے پانی سے سیراب ہو کر جو باغ بنا ہوا تھا' وہاں آپ ﷺ درختوں کے سائے میں آرام فرماتے تھے۔ اس کنویں اور باغ کے مالک حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ جب سورت آلِ عمران کی آیت نمبر ۹۲ نازل ہوئی' جس میں ارشاد ربانی ہے: ''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک کہ تم راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو'' تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میری پیاری جائیداد تو بئرحا ہے لہٰذا میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ اسے جس مقصد میں چاہیں استعمال میں لائیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: جو تم نے کہا میں نے سن لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ''تم اسے اپنے عزیز و اقارب میں خرچ کرو''۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کے قریبی رشتہ داروں اور ان کے چچازاد بھائیوں میں اسے تقسیم فرما دیا۔ (مسلم شریف باختصار)

بعض احباب کے ذریعے سے پتہ چلا ہے کہ یہ کنواں تہہ خانہ میں آج بھی جاری ہے لیکن عام آدمی زیارت و استفادہ سے محروم ہے۔ ۱۴۲۵ھ میں جب مدینہ منورہ حاضری ہوئی تھی تو راقم الحروف کے چچا جان الحاج حکیم عبدالمجید چغتائی قادری رضوی نے قالین اُٹھا کر اس مقام کی زیارت کرائی تھی۔ اس مقام کی نیلگوں اور گلابی ٹائلوں کے مختلف ڈیزائن کے ذریعے نشاندہی دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی' وگرنہ موجودہ سعودی حکومت نے آثارِ نبوی کی حفاظت کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کیا بلکہ مٹانے پر زور لگایا ہوا ہے۔

امسال حج کے بعد جو توسیع شروع ہونے والی ہے' اس کے پس پردہ کچھ اور عزائم بھی سننے میں آئے ہیں۔ برطانوی اخبار ''انڈی پینڈنٹ'' نے کچھ راز فاش کئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ توسیع کے بہانے گنبد خضرا شریف کو خطرہ ہے۔

؎ گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

ان شاءاللہ آئندہ شمارے میں مسجد نبوی شریف کے قدیمی گنبد خضرا والے مبارک حصے کی تعمیری تاریخ اور جدید توسیع کے نام سے جو خطرات درپیش ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سرکار دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی پر مبنی امریکی فلم کے خلاف سنی اتحاد کونسل کے زیر اہتمام

تحفظِ ناموسِ رسالت و پاکستان بچاؤ ٹرین مارچ

(کراچی تا راولپنڈی)

تاریخ پاکستان میں اہلسنّت کا پہلا تاریخی طویل ٹرین مارچ

تکبیر و رسالت، سیدی مرشدی یا نبی یا نبی ﷺ غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں، غلامیٔ رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے، جو ہو نہ عشق مصطفےٰ ﷺ تو زندگی فضول ہے، گستاخ رسول کی ایک ہی سزا سر تن سے جدا سر تن سے جدا، اولیاء کا ہے فیضان پاکستان پاکستان، پاکستان بنایا تھا پاکستان بچائیں گے، فیض رضا جاری رہے گا...... کے نعروں کی گونج میں ۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ/۱۴/اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار پانچ بجے شام کراچی ریلوے اسٹیشن سے سنی اتحاد کونسل کے زیر اہتمام جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی MNA چیئرمین سنی اتحاد کونسل و دیگر قائدین کی زیر قیادت ٹرین مارچ کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر صاحبزادہ ڈاکٹر کوکب نورانی، حاجی محمد حنیف طیب مرکزی ناظم اعلیٰ سنی اتحاد کونسل و دیگر نامور علماء و مشائخ اور احباب اہلسنّت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ تقریباً ۲۵ مقامات پر صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی، ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی، مولانا محمد اکرم سعیدی، سید جواد الحسن کاظمی، جناب طارق محبوب و دیگر قائدین نے خطاب کیا۔ بعض اسٹیشنوں پر جہاں تیز گام کا سٹاپ نہیں تھا وہاں بھی لوگ بینر پکڑے
کھڑے تھے۔ ۱۵/اکتوبر بروز پیر شریف بوقت شام جب تیز گام لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچی تو پیر محمد افضل قادری، مفتی محمد اقبال چشتی، پیر محمد اطہر القادری، مولانا حافظ محمد ضیاء الرحمٰن رضوی و دیگر علماء و احباب اہلسنّت نے ٹرین مارچ کا پُر جوش استقبال کیا۔ رات تقریباً ۹ بجے ٹرین مارچ جب گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن پہنچا تو نباضِ قوم علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی اپنے مریدین و خدام، دیگر علماء اہلسنّت اور سنی تنظیموں کے اراکین و احباب اہلسنّت کے ساتھ ٹرین مارچ کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ رات تقریباً ڈھائی بجے ٹرین مارچ راولپنڈی ریلوے اسٹیشن پہنچا تو پیر سید ریاض حسین شاہ مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان و دیگر علماء و احباب اہلسنّت نے کثیر تعداد میں ٹرین مارچ کا استقبال کیا۔ ساڑھے چھتیس گھنٹے مسلسل طویل سفر کرنے کے باوجود شرکاء ٹرین مارچ اور راولپنڈی اسٹیشن پر موجود استقبال کرنے والے قائدین و احباب اہلسنّت کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ اس موقع پر قائدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''نظام مصطفےٰ کی جانب سفر کرنے والے تھکتے نہیں بلکہ منزلیں خود اُن کے قدم چومتی ہیں''۔ انہوں نے کہا کہ ''تحفظ ناموسِ رسالت کیلئے ہماری یہ تحریک جاری رہے گی جبکہ گستاخ ذلیل و رُسوا ہوں گے''۔

مرجع اولیاء

سلطان الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے 969 ویں بین الاقوامی عرس مبارک کی مناسبت سے

بہ عطائے الٰہی و بہ فیض سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ﴿﴾ اپنی حیات مبارکہ میں کفرستان ہند میں اسلام کا پرچم لہرایا اور اپنی روحانی قوت اور نظر کیمیا اثر کے ذریعے بے شمار گم گشتگان بادیہ کفر وضلالت کو صراط مستقیم پر گامزن کیا اور ان کے سینوں کو نور اسلام سے منور فرمایا ﴿﴾ بعد وصال بھی حضرت شیخ کا مزار پُر انوار فیض رسان عالم اور منبع روحانیت وطمانیت ہے۔

ع......نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

﴿﴾ ان کے ارشادات وافاضات عالیہ (کشف المحجوب) بجائے خود مرشد کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسی محبوبیت ومقبولیت اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت کم اولیاء کرام کو حاصل ہوئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست......تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مرجع اولیاء: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جتنے عظیم المرتبت صوفیاء یہاں آئے مثلاً خواجہ معین الدین چشتی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر، حضرت شرف الدین بوعلی قلندر (رحمۃ اللہ علیہم) اور بعض دیگر بزرگ حضرات انہوں نے پہلے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی، یہاں سے روحانی فیض حاصل کیا اور پھر آگے بڑھے۔ ﴿﴾ آپ کے بارے میں یہ مشہور شعر جو ہر خاص وعام کی زبان پر ہے، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیض پانے کے بعد انہوں نے اس شعر کے ذریعے اپنی سپاس گزاری کا اظہار کیا تھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک (واقع قونیہ شہر ترکی) کے باہر مندرجہ ذیل شعر رقم ہے۔

کعبہ عشاق باشد ایں مقام......ہر کہ ایں جا خام آمد شد تمام

یعنی یہ مقام عاشقان الٰہی کیلئے کعبہ کی مانند ہے جو یہاں نامکمل آتا ہے وہ مکمل ہو کے جاتا ہے۔

داتا گنج بخش: بعض لوگ آپ کو سید علی ہجویری تو کہتے ہیں مگر آپ کا مشہور نام داتا گنج بخش لینے سے احتراز کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کہنا شرک ہے حالانکہ بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کا اطلاق اللہ کے علاوہ کسی اور پر کرنے سے شرک ہوتا ہے مگر رات دن ان کا اطلاق اپنے اوپر کرتے ہیں۔ مثلاً لفظ 'مالک'' کو ہی لیجئے۔ جب ان کے مکان کے متعلق پوچھا جائے کہ اس کا مالک کون ہے؟ تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ اس مکان کا''مالک'' میں ہوں' اس دکان' جائیداد کا مالک میں ہوں' حالانکہ ہر چیز کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے ﴿﴾ داتا کے لفظی معنی ''دینے والا'' یا ''سخی'' ہیں اور گنج بخش سے مراد خزانے لٹانے والا ہے۔ سلطان قطب الدین ایبک علیہ الرحمۃ کو اس کی سخاوت کے باعث ''لکھ داتا'' کہتے تھے: قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب ''عالم برزخ'' میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ''داتا گنج بخش'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں ﴿﴾ مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں میواتی (دیوبندی) نے اپنی کتاب ''تذکرہ صوفیائے میوات'' (جو کہ مشہور متعصب دیوبندی مولوی نفیس الحسینی کی تائید اور پیش لفظ کے ساتھ لاہور سے شائع ہوئی ہے) میں علاقہ میوات کے قصبہ ہتھین (ضلع گوڑگانوہ) کے گاؤں کھیڑی کے ایک بزرگ ''داتا گلاب شاہ'' کا تذکرہ کیا ہے اور اپنی کتاب میں انہیں دس مرتبہ ''داتا'' لکھا ہے۔

درود تاج: ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو جناب میاں زبیر احمد قادری ضیائی سابق صدر مرکزی مجلس رضا لاہور نے راقم الحروف کو بتایا کہ ایک دن حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ (امرتسری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ لاہور) نے فرمایا کہ ''ایک صاحب نظر کا کہنا ہے کہ ''درود تاج شریف کی تلاوت حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ العزیز کو بہت پسند ہے۔ اس کی تلاوت سے آپ قاری کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور درود نجات (تنجینا) کو بھی پسند فرماتے ہیں''۔ (از: رانا خلیل احمد صاحب)

؎زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی......رہے نام احمد رضا تاج والے

علم کا سمندر......قلم کا بادشاہ

مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی انفرادیت وامتیازی خصوصیات

ضیغم اہلسنّت رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

ماہِ صفر المظفر شیخ الاسلام والمسلمین، حجۃ اللہ علی الارضین، معجزۃ زمن المجزات سید المرسلین، امام المحققین، تاج المدققین سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علامہ عبدالمصطفےٰ الامام الشاہ احمد رضا قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا ماہ وصال ہے۔ دیارِ علم وفضل شہر عشق و محبت مرکز اہلسنّت بریلی شریف سے ایک صدائے دلنواز گونجتی ہے۔

؎آؤ کہ ماہ فیض پھر آیا ہے اوج پر
آؤ رضا کے فیض کا دریا ہے موج پر
عرس رضا میں آیئے کار رضا ہے یہ
بحر کرم ہے جوش میں عرس رضا ہے یہ

اور پھر ایک ولولہ تازہ کے ساتھ خدام رضا، محبان رضا، فدایان رضا کے قافلے سرزمین بریلی شریف کی اس صدائے دلنواز پر آستانہ عالیہ خانقاہ رضویہ کی طرف پروانہ وار چلے آتے ہیں۔

؎ مائل بہ کرم چشم ضیاء بار رضا ہے
خدام چلیں عرس پر انوار رضا ہے
ضوبار ہے مارہرۂ پُرنور کی مشعل
اللہ رے کیا عظمت دربار رضا

ماشاء اللہ، بحمدہٖ تعالیٰ بریلی شریف کا عرس قادری رضوی عرس یوم رضا، سرزمین بریلی شریف پر، دارالخیر والقدس درگاہ معلّٰی اجمیر میں سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ اور سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے عرس سراپا قدس کے بعد سب سے بڑا عرس ہوتا ہے۔ بار بار حاضری، تجربہ مجربہ ومشاہدہ ہے۔ ریلوے اسٹیشن اور بس اڈوں کے راستوں کو اور بزریہ بازار اور تمام راستوں کو رنگ برنگ جھنڈیوں، جھالروں، آرائشی دروازوں، بینروں، بورڈوں، محرابوں سے دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے۔ ہزاروں علماء مشائخ کا عظیم روحانی اجتماع ہوتا ہے۔ ہزاروں چادریں سینکڑوں من پھول وعطریات مزار پُرانوار رضا پر نذر کی جاتی ہیں۔ بلاد ہندو پاک سے نعت خوانوں کے قافلے منقبت خوانی کرتے ہوئے آ رہے ہوتے ہیں۔ سینکڑوں کتب خانے سرکار اعلیٰ حضرت و علماء اہلسنّت کی کتب ورسائل سے متعارف کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ عظمت وشانِ رسالت کے تحفظ ودفاع کا صلہ ہے جو بارگاہ ایزدی سے مقبولیت عامہ محبوبیت تامہ کی صورت میں عطا ہوا۔ یہ فیضان اولیاء کا مظہر وعکاس ہے۔؎

اللہ اللہ نو بہار عظمت احمد رضا
غنچہ غنچہ ہے زباں مدحت احمد رضا
سایۂ قصرِ دنیٰ میں منزلت پایا ہوا
کتنا اونچا ہے مقام رفعت احمد رضا
التفاتِ جلوۂ غوث الوریٰ سے منسلک
رشک صد جلوت ہے یعنی خلوت احمد رضا
پھولتا پھلتا رہے گا باغ مارہرہ مدام
کہہ رہی ہے یہ بہار برکت احمد رضا

آج بلا امتیاز وتفریقِ قادریوں، برکاتیوں، چشتیوں، صابریوں، نظامیوں، نقشبندیوں، مجددیوں، سہروردی خانقاہوں کے خدام وحلقہ بگوش اپنے امام ومجدد کی بارگاہ عظمت پناہ میں سلام ونیاز عرض کرنے حاضر ہیں۔

؎سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا
نام روشن اے رضا جس نے تمہارا کر دیا

ایک زمانہ تھا کہ سرزمین بریلی شریف پر سرکار رضا کا یہ عرس سراپا قدس فیض بخش عام ہوتا تھا پھر جب دارالعلوم بریلی شریف کے صدر المدرسین وشیخ الحدیث نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدرالشریعت، آئینہ جمال حجۃ الاسلام علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ بن کر جلوہ افروز ہوئے اور سیدنا سرکار رضا کا عرس قادری رضوی شروع فرمایا تو دارالعلوم امجدیہ کراچی اور پھر انوار القرآن ملتان شریف چوتھا عرس قادری رضوی میلسی میں فیض بخش عام ہونے لگا اور آج بفضلہٖ تعالیٰ پاکستان کے تقریباً ہر شہر وقصبہ میں بلکہ ایک شہر میں دو دو چار چار جگہ امام اہلسنّت مجدد دین وملت رضی اللہ عنہ کے عرس قادری رضوی، یوم رضا امام احمد رضا کانفرنس کی روحانی تقاریب منائی اور سجائی جاتی ہیں۔ ہر طرف سے یہ روح پرور صدائے دلنواز سامع نواز ہوتی ہے۔

پُرنور پُر سرور یہ جلسہ رضا کا ہے
جس سمت آج دیکھئے شہرہٗ رضا کا ہے
مدت ہوئی ہے آپ کو پردہ کئے ہوئے
لیکن ہر ایک بزم میں چرچا رضا کا ہے

بلکہ فقیر کی حقیر معلومات اور عالمی سنی بریلوی رابطہ ہے۔ ساٹھ سے زائد افریقی یورپی مغربی وایشیائی ممالک میں عرس اعلیٰ حضرت اور یوم رضا کی بابرکت تقاریب منائی گئیں۔

اے رضا روز ترقی پہ ہے چرچا تیرا
اوج اعلیٰ پہ چمکتا ہے ستارا تیرا
اہلسنّت کے دلوں میں ہے محبت تیری
دشمن دیں کو سدا رہتا ہے کھٹکا تیرا

گویا:

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے تو لکھا ہے بہت علم دین پر
جو کچھ بھی اس صدی میں ہے تنہا رضا کا ہے
جو کل تھا وہ رضا کے کریموں کے نام تھا
جو آج ہے وہ سارے کا سارا رضا کا ہے

ایوان دیوبند ہو یا قصر نجدیت
سب تہس نہس ہے وہ دھماکہ رضا کا ہے
خامہ کس قصد سے اُٹھا تھا کہاں جا پہنچا
راہِ نزدیک سے ہو جانب عنوان سفر

انفرادیت وامتیازی خصوصیات:

زمانے بھر میں تمہارا ہی نام روشن
رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں

سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ولادت باسعادت ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ/۱۴ جون ۱۸۵۶ء محلّہ جسولی شہر بریلی شریف میں ہوئی۔ پیدائشی نام محمد اور تاریخی نام المختار ہے۔ جدامجد امام العلماء مولانا شاہ رضا علی خاں علیہ الرحمۃ نے آپ کا اسم شریف احمد رضا رکھا۔ خود بدولت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنی ولادت کا سن ہجری بحساب ابجد اس آیۃ مبارکہ سے استخراج فرمایا۔

اولئك كتب فى قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه

یعنی یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد فرمائی ہے۔ آپ کے تمام سوانح نگار متفق البیان ہیں کہ آپ نے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآن عظیم ناظرہ ختم فرمایا۔ ❁ چھ سال کی عمر میں منبر پر رونق افروز ہو کر ایک بہت بڑے مجمع میں میلاد شریف پڑھا۔ ❁ آپ نے آٹھ برس کی مختصر عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب ہدایۃ النحو کی جامع شرح عربی میں ارقام فرمائی۔ ❁ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اکثر وبیشتر کتب اور بیشتر علوم والد ماجد رئیس الاتقیاء مولانا مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمۃ سے حاصل کئے۔ آپ کے اساتذہ میں ابتدائی کتب میزان ومنشعب وغیرہ کتب مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی سے پڑھیں (یہ غلام قادر قادیانی مرزائی مرزا مردود قادیانی کے بھائی نہیں جو دینا نگر پنجاب میں تھانیداری سے معزول ہوا) علامہ عبدالعلی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کچھ اسباق پڑھے۔ اساتذہ سلوک وطریقت اور باطنی علوم خسرو اولیاء خاتم الاکابر سیدنا سید شاہ آل رسول برکاتی اور علم تکسیر وعلم جفر نور العارفین بدر الکاملین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہٗ سے حاصل فرمائے۔ جملہ علوم وفنون عربیہ مکمل درس نظامی،

تفسیر و حدیث کی تکمیل کے بعد تیرہ برس دس ماہ کی عمر شریف میں ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ والد ماجد علامہ مفتی نقی علی خان قدس سرہٗ نے اُسی دن دارالافتاء کا قلمدان آپ کے سپرد فرما دیا۔ ﴿﴾ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی معہ تخریج ماشاءاللہ تیس طویل وضخیم جلدیں ہیں۔ ہر مفتی اور ہر دارالافتاء کو اس پر احتیاج ہے۔ ﴿﴾ ماشاءاللہ بحمدہٖ تعالیٰ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کتب و رسائل کی مجموعی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے ﴿﴾ پہلے علماء محققین کی تحقیق یہ تھی کہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے پچاس مختلف علوم میں تصانیف ارقام فرمائیں۔ اب جامعہ اشرفیہ کے سابق شیخ الحدیث صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت قدس سرہٗ کے جانشین' محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ اعظمی امجدی رضوی نے کراچی کے عرس قادری رضوی میں یہ تحقیقی انکشاف فرمایا کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہٗ نے ۶۵ پینسٹھ علوم میں کتب تصنیف فرمائیں ﴿﴾ اور کئی علوم ایسے ہیں کہ خود بدولت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ایجاد فرمائے ﴿﴾ اور یہ بھی واضح ہو کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی ہر کتاب کا نام عربی ہے اور یہ بھی آپ کی انفرادیت اور امتیازی حیثیت کی دلیل ہے کہ آپ کی ہر کتاب کا ایسا عربی نام ہے' جس سے بحساب ابجد اُس کتاب کا سن تالیف نکلتا ہے کہ یہ کتاب کس سن میں تالیف فرمائی گئی اور اس سے کتاب کا موضوع بھی ظاہر ہے کہ کتاب کس فن کس موضوع پر مشتمل ہے۔

یہ کہ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار سے زائد جو کتب تصنیف و تالیف فرمائیں وہ اہم عناوین اور فنون پر مشتمل ہونے کے علاوہ منکرین عظمت الوہیت عظمت رفعت شان رسالت و نبوت گستاخوں بے ادبوں کے رد و ابطال میں بھی ہیں اور مخالفین صحابہ و دشمنان اہل بیت اور منکرین آئمہ وفقہاء کے جوابات میں بھی ہیں اور عظمت و شان اولیاء کے منکروں کے رد و ابطال میں بھی منکرین ختم نبوت کے مغالطوں کے جواب میں بھی ہیں۔ نجدیوں وہابیوں غیر مقلدوں دشمنان صحابہ رافضیوں' منکرین اہل بیت خارجیوں' قادیانیوں' مرزائیوں' چکڑالویوں' منکرین احادیث کے تعاقب میں بھی ہیں مگر بحمدہٖ وبفضلہٖ تعالیٰ آج تک سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ کے معاصرین کسی بھی فرقہ' کسی بھی عقیدہ ومسلک کا بڑے سے بڑا محقق ان کا جواب نہ دے سکا اور آپ کے ناقابل تردید دلائل کا توڑ نہ کر سکا۔ بالخصوص دیوبندی وہابی مکتب فکر کے مسلمہ ومعتمد اکابر میں مولوی رشید احمد گنگوہی' مولوی خلیل احمد انبیٹھوی' مولوی محمود الحسن' مولوی اشرفعلی تھانوی' مولوی انور کاشمیری نے آپ کا زمانہ پایا مگر ان سمیت کسی بھی فرقہ کا کوئی بھی عالم سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی علمی تحقیقی محققانہ تصانیف کا جواب نہ دے سکا۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اور یہ حق اور سچ ہے کہ:۔؎

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے یہ وار وار سے پار ہے

اور بلا خلاف تردید کے بھی حقیقت مسلمہ ہے۔

؎ کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

رضا کا قلم خونخوار خنجر ہے جب چلتا ہے تو بجلیاں گراتا ہوا چلتا ہے۔ دشمنوں' منکروں' بے ادبوں' گستاخوں سے کہہ دو وہ اپنی خیر منائیں' فتنہ بازی اور شر و شرارت نہ کریں۔ کیونکہ

یہ وہ دربار سلطان قلم ہے...... یہاں پر سرکشوں کا سر قلم ہے

یہی وجہ ہے قصص الاکابر' الافاضات الیومیہ' جدید حفظ الایمان مطبوعہ لاہور دفع زیغ و زاغ' ابحاث اخیرہ' دفع الفساد عن المراد آباد' ظفر الدین الطیب' ظفر الدین الجید' خود ان کی اپنی اسکات المعتدی۔ دیکھ لیں ہر کسی نے سامنے آنے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہٗ سے مناظرہ کرنے' آپ کی کسی کتاب کا جواب لکھنے سے پہلو تہی کی صاف کھلا فرار اختیار کیا' کبھی گنگوہی صاحب نے کھلم کھلا اقرار کیا:

''بحث ومباحثہ' مناظرہ مجادلہ کا نہ مجھے شوق ہوا''

(مکتوب گنگاہی بنام اعلیٰ حضرت)

تھانوی صاحب بار بار فرماتے رہے ہم مرغان جنگی نہیں جو مناظرے کرتے پھریں۔ بریلی شریف کی میونسپل کمیٹی میں تھانوی صاحب کا

حقیقی بھائی منشی اکبر علی ملازم تھا اور بریلی شریف میں تھانوی صاحب کی بیٹی بھی بیاہی تھی، وہاں تھانوی صاحب کا آنا جانا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز فتنہ وفساد واختلافات ختم کرنے، اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے تھانوی صاحب کو آمنے سامنے ہو کر مناظرہ کرنے کی دعوت دیتے۔ مسلم عمائدین مسلمین ومعززین شہر کو تھانوی صاحب کے پاس علمی تحقیقی سوالات دے کر بھیجتے۔ گفتگو کرنے کی دعوت دیتے تو تھانوی صاحب کا اوّل وآخر ایک ہی جواب ہوتا ''ہم مرغان جنگی نہیں''۔ کبھی فرماتے ''میں (بریلی) مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں۔ میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں۔ (مجھے) معقول (یعنی دلائل سے لاجواب اور ساکت کر کے قائل) بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا''۔ (یعنی جو حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ دیکھو سن ۱۳۲۰ھ/۱۳۲۲ھ کی خط وکتابت) سامنے کوئی کس طرح آتا۔

یہ وہ دریا سلطان قلم ہے...... یہاں پر سرکشوں کا سر قلم ہے

امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے معاصرین مخالفین تو ہمیشہ ساکت رہے لیکن خجلت مٹانے بگڑی بنانے کو مولوی انبیٹھوی صاحب نے المہند اور مولوی حسین احمد کانگریسی گاندھوی نے الشہاب الثاقب لکھ ماری۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ایک ہزار سے زائد میں سے ایک کتاب کا بزعم خود جواب لکھ مارا، جس میں اولذکر المہند کذب و افتراء کا مجموعہ ہے، جس میں اپنے عقائد چھپائے اور ثانی الذکر الشہاب معاندانہ گالی نامہ ہے۔ ان دونوں کے دو دو تین تین جوابات لکھ کر شائع کر دیئے گئے تھے۔ المہند کا جواب ردالمہند شیر بیشہ اہلسنّت علامہ محمد حشمت علی خان صاحب قدس سرہٗ نے ایک جواب صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ ایک اس فقیر نے ٹانڈوی گاندھوی صاحب کے الشہاب کا جواب فقیہ اجل مفتی سنبھل علامہ محمد اجمل صاحب سنبھلی علیہ الرحمۃ نے احقائق الدین علیٰ اکابر المرتدین رد الشہاب الثاقب اور ایک اس فقیر قادری محمد حسن علی الرضوی میلسی نے حساب الحرمین کی حقانیت وصداقت لکھ کر شائع کئے جو مدت مدید سے لاجواب ہیں۔ ماحصل یہ کہ اعلیٰ حضرت معاصرین میں سے مخالفین کے مسلمہ اکابرین کوئی بھی اعلیٰ حضرت کی کسی کتاب کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

ترے اعداء میں کوئی بھی نہ منصور
جبھی اے شیر دل بزدل ہیں مفرور

مخالفین کا آخری حربہ اور مغالطہ یہ ہوتا ہے کہ تکفیر کر دی، کافر کہہ دیا مگر ہم کہتے ہیں:

نہ توہین ہوتی نہ تکفیر کرتے
رضا کی خطا اس میں بتلاؤ کیا ہے؟
نہ تم توہین یوں کرتے نہ ہم تکفیر یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوایاں ہوتیں

﴿﴾ علم فقہ وافتاء میں آیئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کے الفتاویٰ الرضویہ کی ماشاء اللہ تیس۔ ضخیم طویل وعریض جلدیں چھپ چکی ہیں۔ گنگوہی صاحب کا فتاویٰ رشیدیہ، فتاویٰ رضویہ کی ایک جلد کا نصف بھی نہیں اور جناب تھانوی صاحب کا امداد الفتاویٰ ضخامت کے اعتبار سے چوتھائی بھی نہیں۔ عزیز الفتاویٰ اور فتاویٰ دار العلوم دیوبند اور فتاویٰ اہلحدیث مل کر فتاویٰ رضویہ شریف کے نصف سے بھی کم صفحات بنتے ہیں اور پھر مزے کی بات یہ کہ مخالفین کے جملہ فتاویٰ میں یہ ملتا ہے، بندہ کو معلوم نہیں، حال معلوم نہیں، مجھے تحقیق خوب نہیں، معلوم نہیں بندہ کو معلوم نہیں، حقیقت معلوم نہیں ...... الخ۔ فقہیان نجد ودیوبند کی علمی بے بضاعتی اور فقہی پس ماندگی روز روشن و شمس وامس کی طرح واضح ہے۔ دیکھو ہماری کتاب آئینہ صداقت اہلسنّت ☆ پھر جبکہ اعلیٰ حضرت کے معاندین کے فتاویٰ اکثر زبانی کلامی جوابات پر قیاسی وقیافی جوابات پر ٹال دیا گیا۔ چند جوابات پر حوالہ جات نقل ہیں اور بحمدہٖ تعالیٰ وبفضلہٖ تعالیٰ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فتاویٰ میں ایک ایک فتویٰ پر نصوص قرآن واحادیث کے حوالہ جزئیات فقہ آئمہ اربعہ کے پے در پے حوالوں کے سمندر گونج رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے کسی فتویٰ کا آج تک کوئی رد نہیں کر سکا۔ ﴿﴾

جس طرح خود بدولت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کی اپنی کتب بحمدہٖ تعالیٰ ایک ہزار سے متجاوز ہیں۔ اسی طرح خود سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سیرت مقدسہ حیات طیبہ اور سوانحیات، حیات و خدمات پر مشتمل کتب ورسائل اور اخبارات کے خصوصی نمبروں پر

مشتمل کتابوں رسالوں اخباروں کی تعداد بھی ایک ہزار سے زائد ہے' جس میں منظوم ہدیہ عقیدت منقبتوں کے مجموعے بھی شامل ہیں۔

﴿﴾ یہاں یہ اہم ضروری بات بھی یاد رہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے جن جن مخالفین اہلسنّت کے جواب اور ابطال باطل میں کتابیں ارقام فرمائیں اور حکم شرعی واضح کیا۔ اُن کے اصاغرین اور نومولود کم سن مصنفین و مناظرین نے نوع بنوع مختلف قسم کی الزام تراشیاں تو کیں بہتان لگائے' افتراٗت اُٹھائے۔ آپ کی عبارات میں جی بھر کر کتر بیونت کی۔ آپ کی عبارات کے غلط مفہوم اور منفی معنی کشید کئے لیکن ہزاروں قسم کی الزام تراشیاں کرنے کے باوجود آپ کے خلاف توہین وتنقیص کا الزام لگا کر معاذ اللہ کفر وارتداد یا کفر و شرک کا فتویٰ نہیں دیا۔ آپ کو مومن مسلمان اہل ایمان سمجھا اور آپ کی اقتداء میں نماز کو جائز سمجھا۔ اس کیلئے ہمارے رسالہ ''امام اہلسنّت مخالفین اہلسنّت کی نظر میں'' کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ یہ بھی آپ کی حقانیت وصداقت اور انفرادیت کی دلیل ہے۔ اس کے اثبات میں مخالفین کے اکابرین کے ۲۵ حوالے نوک قلم پر ہیں۔

﴿﴾ مولیٰ تعالیٰ عزوجل کا کروڑوں احسان وکرم بالائے کرم ہے کہ آج آپ کی اولاد کی ساتویں پشت دنیا میں موجود اور فیض بخش عام ہے جو عالم در عالم فاضل در فاضل متبع سنت شریعت عالم دین ہیں۔ مثلاً اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے دونوں بھائی استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی' مولانا محمد رضا عالم وفاضل ہوئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ہر دو شہزادگان حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا مفتی شاہ محمد حامد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ۔ مفتیٔ اعظم فقیہ عالم علامہ شاہ مصطفےٰ رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ زبردست عالم فاضل محقق وفقیہ اور نامور وشہرۂ آفاق عالمی شیخ طریقت مرجع خواص وعوام ہوئے۔ جبکہ خود بدولت سرکار اعلیٰ حضرت خود فاضل ابن فاضل ابن فاضل محقق ابن محقق ابن محقق عارف ابن عارف ابن عارف ہوئے۔ گویا دس پشتوں سے عالم وفاضل ہیں۔ یہ بڑی سعادت ہے۔ ﴿﴾ ماشاء اللہ بحمدہٖ تعالیٰ یہ بھی بڑی عظیم سعادت بڑی عظمت ہے کہ آپ نے ایک ماہ میں قرآن عظیم کے حفظ کی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ حاصل فرمائی۔ ﴿﴾ یہ بھی آپ کی امتیازی شان رفعت نشان کی بات ہے اور بارگاہ رسالت میں مقبولیت کی دلیل ہے۔ آپ کے شہرۂ آفاق مقبول خاص عام نعتیہ کلام بلاغت نظام کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں بج رہا ہے۔ طبقہ علماء میں یہ بھی آپ کی انفرادیت کی دلیل ہے اور یہ آپ کی امتیازی شان کہ آپ کے نعتیہ کلام کا روح پرور وجد آور مجموعہ حدائق بخشش دو حصوں کی صورت میں موجود اور فیض بخش عام ہے۔ عصر رواں میں عہد حاضر میں صنعت نعت کے میدان میں بھی آپ کا کوئی سہیم وشریک اور بدل نہیں ہے۔ روئے زمین پر کون سا علاقہ وخطہ ہے' جہاں سے

ع ......مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

(اور) صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

؎ سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (ﷺ)

کی دلنواز وروح پرور صدائیں سامع نواز نہیں ہوتیں۔ دنیا میں کون سا وہ کہنہ مشق فصیح البیان' فصیح الکلام ادیب واریب ہے جس نے

ع ......لم یاتِ نظیرك فی نظرٍ

جیسی سات زبانوں پر مشتمل بے مثل بے مثال نعت معطر لکھی ہو۔ کیا مشرق سے مغرب تک ایسا قادر الکلام نعت گو شاعر موجود ہے جس نے

ع ......سید کونین سلطانِ جہاں

جیسی نعت شریف لکھی ہو' جس میں اوّل تا آخر ہونٹ نہیں ملتے ...... اگر ہو تو

ع ......لاؤ اُسے پیشِ جلوۂ زمزمہ رضا کہ یوں

اور کیوں نہ ہو

ع ......نظم پُر نور رضا لوث تلمذ سے ہے پاک

مختصر یہ کہ اُردو' عربی' فارسی کوئی بھی زبان ہو۔ آپ کا منظوم کلام بے مثال ولازوال وسدابہار ہے۔

ردّ روافض و قادیانی: اس میں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کو اوّلیت وفوقیت حاصل ہے۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں دشمنانِ صحابہ پر بے شمار فتاویٰ شرعیہ کے علاوہ متعدد اہم کتب ارقام فرمائیں' جن میں ردّ رفضہ' غایۃ التحقیق فی امامۃ علی والصدیق' جزاء اللہ عدوہ کے معرکۃ الآراء ومنفرد ہیں۔ جبکہ ہمارے حریف مکتب فکر کے عناصر میں تھانوی صاحب اور مولوی یعقوب نانوتوی صاحب اہل تعزیہ روافض کی نصرت و معاونت کا فتویٰ بھی

دیتے رہے۔(الافات الیومیہ)
روافض کو رشتہ دینے اور اُن کا ذبیحہ حلال ہونے کے احکام وفتاویٰ بھی دیئے۔(امدادالفتاویٰ)
﴿﴾ جبکہ بانی مدرسہ دیوبند نانوتوی صاحب کے خانوادہ کے بعض اکابر نے شیعیت بھی قبول کر لی تھی۔(سوانح قاسمی وارواح ثلثہ وغیرہ)
﴿﴾ جبکہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کتاب لاجواب ردرفضہ میں فرمارہے تھے''روافض زمانہ علی العموم بالاتفاق مرتد ہیں۔اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ومردار ہے''۔(ردّرفضہ)
فتنوں کے استیصال اور ردّ ارتداد میں جو مسلسل درخشاں ونمایاں کردار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مدت العمر رہا۔وہ روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے۔قادیانی مرزائی منکرین ختم نبوت کافر ومرتد دائرہ ایمان واسلام سے خارج ہیں۔رشتہ داریاں تو کیا اُن سے لین دین' خرید وفروخت سلام ودعا' ملنا جلنا سب حرام وگناہ ہے۔برصغیر ہندو پاک وبنگلہ دیش بلکہ پورے ایشیاء میں سب سے پہلے یہ فتویٰ شرعیہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے دیا۔فتاویٰ رضویہ شریف' فتاویٰ افریقہ' احکام شریعت' عرفان شریعت میں اس عنوان پر بکثرت فتاویٰ موجود ہیں۔مرزائی قادیانی خود دجال وکذاب مرزا مردود قادیانی کافر ومرتد ہے۔ان کو کافر مرتد نہ ماننے والے بھی کافر ومرتد ہیں' سب سے پہلا اوّلین فتویٰ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تھا۔اس سلسلہ متعدد اہم محققانہ کتب سب سے پہلے تصنیف فرمائیں۔مثلاً جزاء الله عدوہٖ باباۂ ختم النبوۃ ۱۳۱۷ھ۔اَلسوء العقاب علی المسیح الکذاب ۱۳۲۰ھ،حسام الحرمین ۱۳۲۵ھ/۱۳۲۴ھ۔المبین ختم النبیین ۱۳۲۶ھ۔﴿﴾قہر الدیان علیٰ مرتد بقادیان ﴿﴾ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی۔یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہمارا مدمقابل فرقہ امدادالفتاویٰ اور تذکرۃ الرشید وغیرہم کتب میں مرزا مردود دجال کی عدم تکفیر کا اقرار واعتراف کررہا تھا' بہت بعد میں ہماری دیکھا دیکھی حکم تکفیر دیا۔

بے مثال ترجمہ قرآن کنز الایمان: برصغیر میں مسلکی اختلاف کے بعد اُردو کا سب سے پہلا ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۳۳۰ھ میں امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا' جس کے سینکڑوں ایڈیشن اُردو' ہندی' انگریزی' سواہلی' بنگلہ زبانوں میں چھپ چکے ہیں۔محمود الحسن' تھانوی صاحب' مفتی شفیع' احمد علی لاہوری وغیرہ کے ترجمے بہت بعد کی بات ہیں۔امام المتکلمین علامہ ابوالحامد سید محمد محدث کچھوچھوی اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں''علم القرآن کا اندازہ اگر صرف اعلیٰ حضرت کے اس اُردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جس کی کوئی مثال نہ عربی زبان میں ہے' نہ فارسی میں اور نہ اُردو میں ہے جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا اٹل ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا نہیں جاسکتا جو بظاہر محض ترجمہ ہے مگر درحقیقت وہ قرآن عظیم کی صحیح تفسیر ہے اور اُردو زبان میں قرآن ہے۔حضرت صدرالافاضل استاذ العلماء مولانا شاہ نعیم الدین علیہ الرحمۃ فرماتے تھے''اس ترجمہ کی شرح میں دوران شرح ایسا کئی بار ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے استعمال کردہ لفظ کے مقام استنباط کی تلاش میں دن پر دن گزرے اور رات پر رات کٹتی رہی اور بالآخر ماخذ ملا تو ترجمہ کا لفظ اٹل ہی نکلا''۔(مجدد اعظم)
۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعہ جبکہ بوقت اذان مؤذن حی علی الفلاح کہہ کر فلاح ونجات کا پیغام دے رہا تھا......کلمہ طیبہ پڑھا۔ذکر پاس انفاس کا ختم ہونا تھا۔لمعہ نور چمکا اور جان نور جسم اطہر حضور علیٰ حضرت سے پرواز کر گئی۔انوار وتجلیات مصطفوی نے آغوش رحمت میں لے لیا۔

کیا غازہ ملا خاکِ مدینہ کا جو ہے آج
نکھرنے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول
(رحمۃ اللہ علیہ) (۱۳۴۰ھ)

☆☆☆☆☆☆☆

جب گوجرانوالہ کی سرزمین پر مسلک اہلسنّت کا سورج طلوع ہوا

قسط نمبر ۲۷......از: رفیق خاص محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفٰی گوجرانوالہ

تعزیراتِ قلم: کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

قارئین! آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ ۱۹۷۰ء کی انتخابی مہم کے دوران حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے خلاف مخالفین اہلسنّت نے حسب سابق طوفانِ بدتمیزی کی انتہا کر دی لیکن

؎ گولاکھ زمانہ دشمن ہو حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں
باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

منکرین شان رسالت، مخالفین اہلسنّت کو نقد بنقد ایسے دندان شکن جوابات دیئے گئے کہ اُن کو منہ کی کھانی پڑی۔ کیونکہ

ہے یہ گنبد کی صدا...... جیسی کہو ویسی سنو

☆ "رضائے مصطفٰی" نے ذوالقعدہ ۱۳۹۰ھ کی اشاعت میں "تعزیرات قلم" کے عنوان کے تحت درج ذیل مضمون لکھ کر مخالفین و حاسدین کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا کہ بحمدہٖ تعالیٰ "صادق کی صداقت" کا روزِ روشن کی طرح پہلے سے بھی بڑھ کر عوام وخواص میں چرچا ہو گیا۔ کیونکہ

؎ صادق ہیں اپنے قول میں صادق خدا گواہ
کہتے ہیں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں انہیں

﴿۱﴾ شہاب کی کذب بیانی: پیپلز پارٹی کے مشہور لیڈر کوثر نیازی کا ہفت روزہ شہاب لاہور (۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء) کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ "گوجرانوالہ میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار مولوی محمد صادق صاحب جب اپنا ووٹ دینے کے لئے پولنگ بوتھ پر گئے تو حسن اتفاق سے ان کی مہر تلوار پر لگ گئی۔ وہ اپنے پولنگ ایجنٹوں کی موجودگی میں یہ پیپر لے کر باہر چلے آئے اور کہا "مجھ سے غلطی کے سبب تلوار پر مہر لگ گئی ہے، میرا بیلٹ پیپر بدل دو" اس پر وہاں موجود دوسروں پولنگ ایجنٹوں نے اصرار کیا کہ "حضرت! جب قدرت آپ سے بھی تلوار پر مہر لگوا رہی ہے تو پھر اس فیصلے کو قبول کر لیں"۔ یہ سن کر مولوی صاحب نے کہا "اچھا اگر تلوار ہی کو آنا ہے تو پھر میرا ووٹ بھی اسی کو سہی اور یہ کہہ کر انہوں نے اپنا ووٹ پیپلز پارٹی کو دے دیا"۔

"شہاب" کی اس خود ساختہ جھوٹی کہانی کو پڑھئے اور اندازہ فرمایئے کہ پیپلز پارٹی کے ترجمان کذب بیانی اور بہتان تراشی میں کتنے دلیر ہیں کہ جھوٹی کہانی گڑھتے وقت اتنا بھی نہیں سوچتے کہ کوئی عقلمند اتنے بڑے جھوٹ کو باور نہیں کر سکے گا اور جس کے متعلق یہ بہتان تراشی کی جا رہی ہے اس کا تو نام ہی "محمد صادق" ہے اور اس جھوٹے پراپیگنڈا سے بفضلہٖ تعالیٰ اس کے دامن صداقت پر کوئی آنچ نہیں آسکے گی۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک ذمہ دار عالم دین، جسے اس کی جماعت نے امیدوار نامزد کیا ہے اور اس کا انتخابی نشان "چابی" بچے بچے کی زبان پر ہے۔ کیا وہ خود اپنے نشان کو بھول جائے گا اور اس کی بجائے اس کے نشان پر مہر لگائے گا جو انتخابی میدان میں اس کا بہت بڑا حریف ہے۔ کسی بچے کے متعلق تو اس طرح کی کہانی بن سکتی ہے لیکن ایک ذمہ دار عالم دین و رہنمائے قوم کے متعلق یہ جھوٹا پراپیگنڈا کسی عقلمند انسان کو متاثر نہیں کر سکتا مگر تعجب ہے۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان و پیرو کار افراد پر جو ایسی کذب بیانی و بہتان تراشی پر صرف خود ہی نہیں جھومتے بلکہ دوسروں کو بھی اتنا بڑا جھوٹ ہضم کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ فالی اللہ المشتکیٰ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

"شہاب" کی بداخلاقی: پیپلز پارٹی کے ترجمان "شہاب" کی کذب بیانی کے بعد اس کی بداخلاقی کا بھی ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔ حالیہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کے مقابلہ میں جو حضرات کھڑے ہوئے اور

انتخاب میں کامیاب نہ ہو سکے۔ان علماء ومختلف پارٹیوں کے رہنماؤں کے متعلق ''شہاب'' نے اپنی اسی اشاعت میں یہ سرخی جمائی ہے کہ یہ ہیں وہ گندے انڈے جنہیں......عوام نے ایک ہی ٹھوکر میں اُڑا دیا اور پھر اس کے نیچے ان نامور علماء ومختلف پارٹیوں کے رہنماؤں اور امیدواروں کی نام بنام فہرست دی ہے جنہیں گندے انڈے قرار دیا گیا ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون ○ کسی سے لاکھ اختلاف اور مقابلہ سہی لیکن کذب بیانی و بداخلاقی میں اس قدر نچلی سطح پر اُتر جانا تو انسانی روایات ومحمدی مساوات سے بالکل ہی بعید ہے۔اس سے دوسروں کو کوئی نقصان پہنچے یا نہ پہنچے۔انسان خود اپنے انسانی واسلامی مقام سے ذلت میں جا گرتا ہے۔پیپلز پارٹی کے ترجمان اخبارات و رسائل اور اس کے رہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ عارضی دنیاوی فتح کے نشہ میں اخلاق وشرافت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اختلاف رائے رکھنے والوں پر اس طرح کیچڑ اُچھالنے کی بجائے قوم کے سامنے اپنے کردار ومحمدی مساوات کا عمدہ نمونہ پیش کریں اور قوم سے کئے ہوئے وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دن رات ایک کردیں۔

﴿۲﴾''زندگی'' کی گندگی: جماعت اسلامی کے پُرزور حامی ہفت روزہ ''زندگی'' لاہور نے ۷دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں

''جماعت اسلامی دوسری بڑی جماعت ہوگی''

کے زیر عنوان مختلف شہروں کا انتخابی جائزہ پیش کرتے ہوئے گوجرانوالہ پر بھی ''نظر کرم'' فرمائی ہے اور جماعت اسلامی کے امیدوار چودھری محمد اسلم کے متعلق مبالغہ آرائی اور دوسرے امیدواروں کی تحقیر وتنقیص کرتے ہوئے لکھا ہے:

''جماعت اسلامی کے امیدوار چودھری محمد اسلم عوام کی امنگوں کا مرکز بن گئے ہیں۔ان کی کامیابی کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں۔گوجرانوالہ شہر کی بڑی اکثریت چودھری اسلم کو ووٹ دے گی۔چودھری محمد اسلم کا تعلق ارائیں برادری سے ہے مگر وہ برادری کے اندر مقید نہیں ہوئے۔ان کے علاوہ حاجی محمد صادق بڑے خطرناک امیدوار ہیں۔انہیں جوڑتوڑ میں زبردست مہارت ہے''۔

جماعت اسلامی کے پُرزور حامی ہفت روزہ ''زندگی'' نے اپنی گندی ذہنیت کے تحت اہلسنّت و جماعت کے محبوب قائد اور جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب پر گندگی اچھالنے کی جو کوشش کی ہے۔اس سے جماعت اسلامی کی خودستائی مبالغہ آرائی فخر وتکبر اور دوسروں کی تحقیر وتنقیص کی ذہنیت بخوبی آشکارا ہو جاتی ہے اور جماعت اسلامی کی یہی ذہنیت ہے جس نے اسے ملک بھر میں رسوا کر دیا ہے اور انتخابات نے اس کا رہا سہا بھرم بھی ختم کر دیا ہے۔شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے سچ ہی تو کہا ہے:

؎ تکبر عزازیل را خوار کرد......بزندان لعنت گرفتار کرد

ہفت روزہ زندگی کا مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو جوڑتوڑ میں ماہر اور خطرناک امیدوار قرار دینا شرمناک کذب بیانی و بدترین ستم ظریفی ہے جس عالم دین کی ساری تگ ودو منبر ومحراب سے متعلق ہو جو دینی تعلیمی تبلیغی اصلاحی خدمات کیلئے وقف ہو' جس کے غیر متعصب مخالفین بھی بفضلہ تعالیٰ اس کی سیرت اور کردار کے مداح ہوں' اُس کے متعلق جماعت اسلامی کے حامی کا یہ اتہام کس قدر افسوسناک اور گندی ذہنیت کا حامل ہے۔کیا جماعت اسلامی کا حامی اس وضاحت کی جرأت کرے گا کہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سے کسی کو کون سا خطرہ لاحق ہوا ہے اور انہوں نے کون سے جوڑتوڑ میں حصہ لیا ہے

ع......شرم باید ت از خدا و رسول

گوجرانوالہ کی صورتحال: ہفت روزہ ''زندگی'' نے جو انتخابی جائزہ پیش کیا ہے وہ محض ایک مفروضہ ہے' جسے حالات نے جھوٹ اور غلط ثابت کر دیا ہے۔انتخابات میں بایں فخر وتکبر اور دولت واشاعت ملکی سطح پر جماعت اسلامی کا جو حشر ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہے اور بقول ''زندگی'' دوسری بڑی جماعت تو درکنار جماعت اسلامی ایک مختصر

سی اقلیت بن کر رہ گئی ہے۔ جہاں تک گوجرانوالہ کی صورتحال کا تعلق ہے۔ یہاں بھی معاملہ ''زندگی'' کے مفروضہ کے برعکس ثابت ہوا ہے اور عوام کے عامیانہ جذباتی رجحان کے باعث اور کونسل مسلم لیگ کے وسائل اور دنیاوی تعلقات کے باعث پیپلز پارٹی کی پہلی اور کونسل مسلم لیگ کی دوسری پوزیشن آئی ہے۔ مجموعی طور پر جمعیۃ العلماء پاکستان کا تیسرا نمبر اور کونسل مسلم لیگ و پیپلز پارٹی کے علاوہ باقی پارٹیوں اور مذہبی جماعتوں کی بہ نسبت جمعیۃ العلماء پاکستان کا پہلا نمبر ہے اور ''زندگی'' کے ممدوح جماعت اسلامی کے امیدوار چوہدری محمد اسلم صاحب کا معاملہ بہت پیچھے جا پڑا ہے۔ پیپلز پارٹی اور کونسل مسلم لیگ کے بعد باقی جماعتوں کے ووٹوں کا تناسب حسب ذیل ہے:

جماعت	ووٹ
جمعیۃ العلماء پاکستان	۱۷۵۴۱
جماعت اسلامی	۸۶۹۳
جمعیۃ علماء اسلام	۷۳۳۰
جمعیۃ اہلحدیث	۶۵۲۴
عبدالقیوم مسلم لیگ	۴۵۶۹

مذکورہ اعداد و شمار کی روشنی میں ہفت روزہ ''زندگی'' کے غلط پراپیگنڈا اور جماعت اسلامی و چودھری محمد اسلم کے متعلق مبالغہ آرائی کے افسانہ کا حشر اور جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (جن کے متعلق ''زندگی'' نے زہر اُگلا ہے) کی نمایاں پوزیشن سب کے سامنے ہے اور یہ بات سب پر عیاں ہے کہ باقی جماعتوں کی بہ نسبت جمعیۃ العلماء پاکستان کو انتخابی میدان میں کام کرنے کا وقت بھی بہت کم ملا ہے اور وسائل و اخراجات بھی کم میسر آئے ہیں۔ (فالحمد للّٰہ علٰی کل حال)

﴿۳﴾ **مساوات کی خرافات:** پیپلز پارٹی کے ترجمان روزنامہ ''مساوات'' لاہور نے ۲۳ دسمبر کی اشاعت میں ''گوجرانوالہ کی مساجد میں پیپلز پارٹی کے خلاف زہر بھری تقاریر'' کے زیر عنوان ایک منگھڑت شر انگیز خبر شائع کر کے اور ''نام نہاد علماء کے ناپاک عزائم'' جیسے ناپاک الفاظ استعمال کر کے علماء کے خلاف غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ کیا ''مساوات'' کی یہی کذب بیانی و بدزبانی معاذ اللہ اس ''محمدی مساوات'' کا نمونہ ہے؟ جس کا پیپلز پارٹی نے پرچار کیا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

تعارف وتبصرہ

نورِ ہدایت: پیر طریقت حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب قادری چشتی مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کی تالیف لطیف ہے، جس میں مخالفین اہلسنّت کی کتب کی گمراہ کن عبارات کی نشاندہی اور ایک ایک سوال کا مسکت جواب دیا گیا ہے اور ایسی ابحاث شامل اشاعت ہیں جو اہل علم کیلئے گرانقدر تحفہ ہیں۔ صفحات ۶۵۶ ہدیہ۔۔۔ ملنے کا پتہ: سید شہاب الدین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔ 0321-5178227

پیغام مصطفےٰ: نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت کے موضوع پر لکھی گئی یہ کتاب پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری کی تصنیف ہے، جس میں آپ کے کمالات و معجزات، سیرت و کردار اور آپ کے خلفاء کی شان کا بیان ہے۔ اور غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام کی منفرد تحریر ہے۔ صفحات ۳۲ ہدیہ درج نہیں۔ ملنے کا پتہ: رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بزمِ رضائے مصطفےٰ

دلشاد بامراد رہیں سب مہرباں مرے
آباد حشر تک رہیں سب قدر داں مرے

شیخ الحدیث علامہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی صاحب، سرگودھا

یادگارِ اسلاف حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کا متعدد بار شرف حاصل ہوا۔ نہایت بے تصنع اور عجز وانکسار کے پیکر نکلے۔ خصوصاً آج وہ اپنی عمر کا جو حصہ گزار رہے ہیں ایک عالم دین اور دوسرا معمر عالم دین' گویا ان کی زیارت نُورٌ علیٰ نُور ہے۔ محدثِ اعظم حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ کی دینی حمیت وغیرت سے خطِ وافر پایا ہے۔ سچی بات کرہی دیتے ہیں خواہ کڑوی ہو۔ بے شمار علماء' تلامذہ کو آپ سے شرف تلمذ و بیعت حاصل ہے۔☆ دوراندیش اس قدر ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے خلاف تیس سال پہلے خطرے کی گھنٹی بجا دی تھی۔ اس وقت فقیر نے بھی اس کتاب کو سخت کتاب قرار دیا تھا مگر بخدا اب واضح ہوا کہ اس مردِ خدا کی نگاہ دور تک کام کر رہی تھی۔ اب دنیا بھر میں بھی صرف گھنٹیاں نہیں گھڑیال بج رہے ہیں۔ ﴿﴾ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' اور فقیر راقم الحروف تقریباً ہم عمر ہیں۔ یہ اہلسنّت کا قدیم ترین نمائندہ ماہنامہ ہے جو نصف صدی سے زائد عرصہ سے کلمہ حق بلند کرنے میں اپنی امتیازی شان رکھتا ہے۔ کوئی سیاسی وحکومتی فتنہ ہو یا مذہبی ومسلکی فساد' کسی کی انفرادی حماقت ہو یا گروہی بدمعاشی' سلطان جابر کی بات ہو یا کسی قائد انقلاب کا ڈرامہ' ماہنامہ رضائے مصطفےٰ بے خوف و خطر سب کچھ کہہ دیتا ہے۔ اس ماہنامے میں ہر ماہ مختلف بزرگوں کے اعراس کی فہرست بڑے اہتمام سے دی جاتی ہے' ہر سنی مدرسے یا کورس یا جلسہ وغیرہ کا اعلان کھلے دل سے کیا جاتا ہے۔ سنی علماء کی کتب اور کیسٹوں پر تبصرے اور ان کی تشہیر نہایت اخلاص سے کی جاتی ہے۔ یہ ایک درد ہے جو ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے اور وہ دردِ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درد ہے اور اس ماہنامہ کے نام میں ہی اس عشق ومحبت کا عکس نمایاں ہے۔ ''رضائے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء''

(کتبہ الفقیر غلام رسول القاسمی از سرگودھا)

خطرہ کی گھنٹی

یہ خوبصورت کتاب نباضِ قوم حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی مدلل ومفصل تالیف ہے' جس میں پروفیسر طاہر القادری کے ''فرقہ طاہریہ و پروفیسری مسلک'' کے فتنہ عظیمہ سے برادران اہلسنّت وسنی بریلوی احباب کو خبردار کیا گیا ہے ﴿﴾ اور شیعہ دیابنہ وہابیہ کے عقائد باطلہ کے باوجود پروفیسر صاحب کے ان سے تعلقات وصلحکلیت و بھائی چارہ بلکہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے اور بدمذہبوں گستاخوں کو پرفریب انداز میں سینوں کیلئے قابل قبول بنانے کی خطرناک سازش کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ ﴿﴾ اور قرآن وحدیث و مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں بے ادب گستاخ بدعقیدہ لوگوں سے تعلقات کی ممانعت و بائیکاٹ کا حکم شرعی بیان کیا گیا ہے ﴿﴾ نیز پروفیسر صاحب کی مزید گمراہی وعورتوں کی نصف دیت کے مسئلہ پر ان کی اجماع اُمت سے بغاوت وعلماء اہلسنّت کے ساتھ محاذ آرائی کا تاریخی پس منظر اور علماء اہلسنّت کے پروفیسر صاحب کے خلاف بیانات وان کے اہلسنّت و جماعت سے خارج ہونے کے فتاویٰ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ ﴿﴾ طاہر القادری کے جھوٹے دعوے اور تمام بزرگان دین سے ہمسری و برابری اور ہائیکورٹ کی زبانی طاہر القادری کی کذب بیانی کا تاریخی فیصلہ بھی شائع کیا گیا ہے اور شیعہ کے امام خمینی کے متعلق طاہر القادری کے اس گستاخانہ بیان کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ ﴿﴾ جس میں طاہر القادری نے کہا تھا کہ ''امام خمینی ان مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے'' ﴿﴾ اور خمینی سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے''۔ ﴿﴾ علاوہ ازیں طاہر القادری کے تضادات ودوغلہ کردار اور اخلاقی پستی کو بھی اخبارات ورسائل کے حوالہ جات وحقائق کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب ''خطرہ کی گھنٹی'' گیارھویں مرتبہ شائع ہوئی ہے' جو محبان اہلسنّت ومتلاشیان حق کیلئے ایک عظیم دستاویز ہے۔ صفحات ۲۹۶ ہدیہ ۱۸۰ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆☆

خلافت لینے اور طلب کرنے والے حضرات پہلے خدمت دین کریں

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بزرگوں کی نسبت بڑی چیز ہے اور یہ حقیقت بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ فی زمانہ جس کا کوئی پیر ومرشد نہیں اس کا پیر شیطان ہے یعنی رہنمائی کرنے والا شیخ کامل سنی صحیح العقیدہ بریلوی متبع سنت وشریعت عالم دین نہ ہو تو اس بے راہ روی کے دور میں شیطان اس کی رہنمائی کرتا اور اپنی لائین پر چلاتا ہے۔ (ملخصاً: از فتاویٰ افریقہ از افادات مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل محقق بریلوی رضی اللہ عنہ)

شیخ کامل کا عالم و عارف اور اس کا سلسلہ متصل ہونا ضروری ہے۔ اس کی بے شمار مثالیں اور بکثرت شواہد ہیں کہ پہلے مشائخ کرام اور شیوخ طریقت بہت سوچ سمجھ کر اور دیکھ بھال کر مرید کرتے تھے بلکہ اپنے سے فزوں تر و برتر بزرگ کی طرف رہنمائی کرتے تھے اور فی زمانہ بہت سے مریدین کی بھی یہ خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ انہیں فی الفور اور ایک دم اجازت وخلافت مل جائے اور وہ بھی شیخ طریقت اور پیر ومرشد بن جائیں مگر ہمارے اکابر واعاظم شیوخ طریقت اور مرشدان برحق اور سچے طلباتی حق وراہ سلوک معاملہ آج کل کے برعکس تھا۔ سیدنا بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل مدت مدید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کی خانقاہ میں زیر تربیت رہ کر سلوک ومعرفت کی منزلیں طے کرتے رہے۔ کھانے پینے کی پرواہ ہوتی' نہ لباس کے تزئین و زیبائش کی سلطان الہند خواجۂ خواجگان خواجہ اجمیری قدس سرہٗ العزیز' بابا فریدالدین قدس سرہٗ نے اُٹھنا قیام کرنا چاہا۔ گر پڑے سلطان ہند خواجہ خواجگان رضی اللہ عنہ نے سینہ مبارک سے لگالیا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اس شہباز سے کب تک مشقتیں لیتے رہو گے جو کچھ ان کو دینا ہے دے۔ مقصد یہ کہ ایک طویل عرصہ راہ سلوک و معرفت کی منزلیں طے کرنا پڑیں پھر اجازت وخلافت عطا فرمائی گئی۔ اسی طرح جب امام اہلسنّت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ 'سیدنا سید شاہ آل رسول قادری برکاتی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عظمت پناہ میں بیعت ہونے کیلئے حاضر ہوئے تو شیخ نے ایک نظر دیکھتے ہی فرمایا'' آیئے مولانا ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے'' بیعت فرمایا اور اجازت وخلافت سے نوازا' وہاں پر موجود اہل اللہ اور سیدنا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ نے فرمایا: حضور اس بچے پر اتنی جلدی ایسا کرم کیسے ہوا؟ یہاں تو لوگ برسوں پڑے رہتے ہیں پھر کہیں کرم ہوتا ہے۔ فرمایا لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو' یہ چشم و چراغ خاندان برکات ہیں اوروں کو تیار کرنا پڑتا ہے' یہ بالکل تیار آئے تھے۔ صرف نسبت کی ضرورت تھی ...... الخ۔ یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ اجازت وخلافت سے پہلے طالبان حق طالبان راہ سلوک کو تیار کرنا پڑتا ہے۔ ❁ سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ نے اپنے حقیقی پوتے کو اجازت وخلافت عطا فرمائی تو خلافت نامہ میں واضح طور پر ارقام فرمایا

''اجازت انشاءاللہ بشرط علم وعمل''

❁ شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ العزیز کے شجرہ مبارکہ میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے'' یک در گیر محکم گیر'' فقیر کا اپنا مشاہدہ ہے کہ سیدنا حضرت قبلہ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخلص نیاز مند مرید مولوی معین الدین بجنوری یا اندوری کاشانۂ اقدس پر رہتا اور خدمت انجام دیتا تھا اور بار بار عرض کرتا کہ حضور آپ کا یہ غلام اس قابل نہیں کہ اس کو اجازت و

خلافت عطا فرمادی جائے؟

حضرت فرماتے ''گھبرائیے نہیں ......تمہارا کام موقع دیکھ کر کیا جائے گا' صبر کریں' انتظار کریں۔ یہاں سے خلافت نہیں ملے گی تو مارہرہ شریف سے مل جائے گی''۔ ﴿﴾ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ پہلے پہلی بیعت شریف حضرت شاہ جی حاجی محمد شیر میاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بیعت کیلئے حاضر ہوئے۔ فرمایا' میاں مرادآباد میں مولانا محمد گل صاحب بڑی اچھی صورت ہیں۔ اُن کے مرید ہو جاؤ۔ تمہارا حصہ وہاں ہے''۔ مولانا محمد گل صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت حاضر ہوئے تو اُسی وقت مرید نہیں کرلیا۔ فرمایا ''اچھا پرسوں آنا' پرسوں جمعہ ہے نماز فجر کے بعد آیئے''۔ آج لوگ خلافتیں اجازتیں ڈھونڈتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ یہ شیخ کامل کی اپنی صوابدید پر چھوڑنا چاہیئے' جب وہ مرید صادق میں کوئی جوہر کامل دیکھے' اس کا اہل پائے' خلافت و اجازت عطا فرمائے۔ الحمدللہ اس فقیر بے توقیر پر تقصیر گنہگار عصیاں شعار کو بغیر طلب کے اجازت و خلافت عطا فرمائی جب بغرض علاج کراچی تشریف لے جا رہے تھے پھر حضرت سیدنا مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت پھر خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین احمد فاضل بہاری اور نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں بریلوی قدست اسرارہم اجازتیں خلافتیں عطا فرما کر کرم بالائے کرم فرمایا۔ گذشتہ نبیرۂ در نبیرۂ اعلیٰ حضرت خطیب ایشیاء و یورپ علامہ توصیف رضا بریلوی قادری اطال اللہ عمرہٗ پاکستان تشریف لائے۔ لاہور' سیالکوٹ' گوجرانوالہ' کراچی' راولپنڈی' اسلام آباد' میلسی میں عظیم وکثیر مذہبی تبلیغی روحانی اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ ہزار افراد و علماء سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں داخل ہوئے۔ سینکڑوں علماء خلافتوں کے طالب رہے۔ بعض کو نوازا' بہتوں کو ہدایات فرمائیں۔ یہ فقیر قادری رضوی سلسلہ عالیہ رضویہ کا ایک حقیر نیازمند اور آستانہ رضویہ کا ادنیٰ سگ دربار ہونے کی حیثیت سے مخلصانہ ملتجیانہ عرض گزار ہے کہ ہر کوئی پہلے اپنی دینی مسلکی تبلیغ و اشاعت کی کارگزاری دکھائے کہ اس نے کیا دینی خدمت کی' کیا مسلکی خدمات انجام دے رہا ہے۔ درس و تدریس وعظ تبلیغ' تصنیف و تالیف' تقریر و تحریر و مناظرہ' تحفظ و دفاع اہلسنّت میں اس کا کیا کردار و معمول ہے؟ کیا وہ مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے معیار پر پورا اُترتا ہے۔ گول مول صلح کلی تو نہیں داڑھی حد شرح سے کم کرنے والا تو نہیں' گھڑی کا چین' لاوڈ اسپیکر پر نماز' سیاہ خضاب کے استعمال تصویر سازی' فوٹو بازی اور ٹی وی' مووی ویڈیو سے بچتا اور اجتناب کرتا ہے یا نہیں......؟

آپ کا خیرخواہ ادنیٰ دعا گو دعا جو:

فقیر قادری محمد حسن علی الرضوی غفرلہٗ الولی' میلسی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بمناسبت یومِ وصال بنتِ نباضِ قوم اُم حامد (رحمۃ اللہ علیہا)

خواتین کیلئے درسِ عمل

زندگی اور موت دونوں بے مثال

زندگی اور موت دونوں اُن کے غم میں ہوں بسر...... ایسا جینا چاہیئے اور ایسا مرنا چاہیئے

جینا انہی کا جینا ہے' مرنا انہی کا مرنا...... اک بانکپن سے جینا اک بانکپن سے مرنا

(از: فاضل نوجوان پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی' لاہور)

مثل مشہور ہے کہ استاد اپنے شاگرد سے اور باپ اپنی اولاد سے پہچانا جاتا ہے۔ اس تناظر میں اگر شیخ طریقت نباضِ قوم حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی شخصیت کو دیکھا جائے تو آپ نے اپنی اولاد کی اتنی اعلیٰ تربیت فرمائی ہے کہ زمانہ آج اس کی مثال دیتا ہے۔ آپ کی اسی اعلیٰ تربیت کی بہترین شاہکار آپ کی نورِ نظر' عابدہ وزاہدہ' صالحہ وطاہرہ اُم حامد آپا نثار فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا تھیں' جن کو معروف نعت گو شاعر پروفیسر محمد اکرم رضا مرحوم نے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے بجا طور پر کہا تھا:

> عابدہ تھی زاہدہ تھی وہ کنیزِ فاطمہ
> دردِ ملّت سے وہ بہرہ ور تھی یکسر زاہدہ

❁ زیرِ نظر سطور میں اُس عابدہ وزاہدہ خاتون کے حالاتِ طیبات کو اس نیت سے پیش کیا جا رہا ہے کہ دورِ حاضر کی خواتین اُن کی زندگی جس کا ایک ایک لمحہ شریعت وسنت کی پابندی سے عبارت تھا' سے درسِ عمل حاصل کریں۔

ولادت باسعادت: نباضِ قوم شیخ طریقت مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کی اکلوتی نورِ نظر کی ولادت ۴ شوال المکرم ۱۳۸۰ھ/ مارچ ۱۹۶۱ء بروز منگل بوقتِ عصر ہوئی۔ نباضِ قوم نے اپنی بیٹی کے کان میں اذان بنفسِ نفیس کہی اور مدینہ منورہ کے تبرک سے ''تحنیک'' فرما کر دعا کی۔ اُسی روز محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی نے گوجرانوالہ جلوہ افروز ہو کر اپنے خلیفۂ اوّل و نائب خاص مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کو بیٹی کی ولادت کی مبارکباد دی اور ڈھیروں دعاؤں سے پیاری بیٹی کو نوازا۔

اسمِ گرامی کا ایمان افروز پسِ منظر: حضرت نباضِ قوم کی والدہ محترمہ کی خواہش تھی کہ مولیٰ کریم اپنے فضل وکرم سے جب میرے فرزند ارجمند کو بیٹی کی نعمت عطا فرمائے گا' تو میں اس کا نام ''نثار فاطمہ'' رکھوں گی تا کہ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے اسمِ گرامی کی برکت سے رحمتوں کا نزول ہو اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے مقدس جذبے کا اظہار بھی ہو۔ چنانچہ حضرت نباضِ قوم نے اپنی والدہ ماجدہ کے حکم وخواہش کے مطابق اپنی بیٹی کا نام ''نثار فاطمہ'' رکھا اور ساتویں دن عقیقہ فرمایا۔

حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی جانب سے مبارک باد' صاحبزادی صاحبہ کی دادی جان کا پہلے سے ہی نام سوچ کر رکھنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ مقدس ہستیاں صحیح معنوں میں بیٹیوں کو رحمت جانتی تھیں اور بیٹیوں کی پرورش اور اسلامی تربیت کے صلے میں حدیث پاک کے مطابق جنت میں سرکارِ رسالت' مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت ومعیت کی اُمیدوار رہتی تھیں۔ اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو بیٹیوں کی پیدائش پر معاذ اللہ افسوس کرتے ہیں اور ان کی ماؤں کو طعنے دے دے کر زندگی اجیرن بنا دیتے ہیں۔

تبلیغِ دین: ماشاء اللہ اُم حامد صاحبزادی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا نے

اپنے نام کے مطابق خود کو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اُسوہ کی تعلیم و تبلیغ کیلئے وقف کر دیا۔ خواتین کو پردے کی تلقین کرتیں۔ نماز پڑھنے کی ترغیب دیتیں۔ نیل پالش لگانے والی لڑکیوں کی اصلاح کرتیں۔ باریک دوپٹہ اوڑھنے والی خواتین کو چادر لینے کا فرماتیں۔

نکاحِ مسنونہ: سبحان اللہ نام کی طرح حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی اتباع میں آپ کا نکاح مسنونہ مسجد میں نہایت سادگی کے ساتھ انجام پایا۔ ہوا یوں کہ ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ / مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۸۶ء پیر کی شب مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں نماز مغرب کے بعد حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی نے محفل میلاد شریف کا اعلان فرمایا۔ تلاوت و نعت کے بعد خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ''آج کی محفل میلاد میں مجلس نکاح کے انعقاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سنت و اداء مبارک کو بھی اپنا کر بارگاہِ رسالت کا مزید قرب حاصل کرنے اور آپ کے نورانی قدموں سے مزید وابستہ ہونے کی کوشش کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور ہمیں بارگاہِ رسالت کا قرب اور آپ کے نورانی قدموں سے اور زیادہ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرات! ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فى المساجد۔** ''نکاح اعلانیہ کرو اور مسجد میں نکاح رکھو''۔ الحمد للہ اسی حدیث پاک کے تحت فقیر نے اپنی بیٹی کی نکاح خوانی و دعائے خیر کیلئے اس محفل و مسجد میں یہ پروگرام رکھا ہے۔ ذرا غور فرمائیں اگر اسی طرح مسجد میں نکاح خوانی رکھی جائے تو اس کی برکت سے کئی بدعات و خرافات خود بخود ختم ہو جائیں گی''۔ مزید فرمایا ''ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا نکاح شریف خود پڑھایا تھا۔ نیز اس مبارک موقع پر کھجور و خرما تقسیم ہوئے تھے۔ اس لئے اس یادگار کو تازہ کرنے کیلئے فقیر آج خود اپنی بچی کا نکاح پڑھا رہا ہے اور اسی لئے اس اصل کے تحت آپ حضرات میں یہ خرما و چھوہارے تقسیم کئے جا رہے ہیں تاکہ اس پیاری نسبت سے ہم گنہگاروں کو بھی قرب و برکت حاصل ہو۔ آمین''

بعد از خطاب گواہ حضرات صاحبزادی صاحبہ سے اجازت لینے گئے۔ اس درمیان میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی گئی۔ اور گواہوں کے آنے پر نکاح ہوا۔ پھر سب حاضرین نے کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں نذرانہ صلوٰۃ و سلام پیش کیا اور عشاء کی اذان سے قبل دعائے خیر پر محفل میلاد میں مجلسِ نکاح اختتام کو پہنچی۔

(رضائے مصطفٰے، ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ بتصرف)

❁ اس منفرد مگر پیارے اور لائق تقلید انداز میں نکاح کی دھوم پورے پاکستان میں مچ گئی۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور کے ''مکتوبِ گوجرانوالہ'' کا پورا کالم سینئر صحافی اعجاز میر نے اسی مجلس نکاح کی روداد کیلئے وقف کیا۔ راقم الحروف کا اس وقت بچپن کا دور تھا لیکن اتنا یاد پڑتا ہے کہ نوائے وقت کا وہ کالم ہمارے خاندان میں بہت پڑھا گیا۔ بلکہ باری باری تقریباً سبھی نے پڑھا تھا اور اس کا خوب چرچا ہوا تھا۔ پروفیسر محمد اکرم رضا مرحوم نے کیا خوب کہا ہے:

جس نرالی سادگی سے اس کی تھی شادی ہوئی
اتباعِ سیرتِ سرکار کی تعمیل تھی

اخلاقِ حسنہ: اُمِ حامد آپا جی رحمۃ اللہ علیہا ماشاء اللہ اخلاقِ حسنہ کی مالک تھیں۔ صابرہ، شاکرہ، عابدہ، زاہدہ، صادقہ، رحم دل، مجسمۂ شفقت اور غمگسار و خدمت گزار تھیں، جو دکھی خواتین خدمت میں حاضر ہوتیں انہیں صبر کی تلقین کرتیں، مہمان نواز تھیں۔ والدین کی اس قدر اطاعت گزار اور فرمانبردار تھیں۔ عمر بھر خدمت کرنے کے باوجود وفات سے قبل والدہ محترمہ سے یوں معافی طلب کی ''امی جی! اگر زندگی میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف کر دیں'' جواباً انہوں نے فرمایا ''پیاری بیٹی! ایسی کوئی بات نہیں، تم نے تو ہماری خدمت کی انتہا کر دی۔ اللہ تمہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے''۔ آپ کا اکلوتا بیٹا حامد رضا عرصہ سے علیل ہے، اس کی نگہداشت میں بڑی تکلیف اُٹھائی۔

صائمہ تھی، پاک باز و نیک خصلت خوش خصال
اس کا کردارِ حسیں تھا بے مثال و لازوال
تھی وقارِ زندگی وہ عابد شب زندہ دار
دیکھ کر جس کو تھا ملتا امی ابو کو قرار

تقویٰ و پرہیزگاری: صاحبزادہ محمد رؤف رضوی کا بیان ہے کہ:

ماشاء اللہ آپ قرآن پاک پڑھی ہوئی تھیں اور اُردو کی اسلامی کتابیں بھی پڑھ لیتیں تھیں لیکن کبھی ہاتھ میں قلم نہ پکڑا۔ کوئی عورت اگر صاحبزادی صاحبہ سے مصافحہ کرنا چاہتی تو فرما دیتیں کہ عورتوں کو مردوں کی طرح مصافحہ نہیں کرنا چاہیئے بس زبانی سلام ودعا ہوجائے۔

پروفیسر فیض رسول فیضان نے کیا خوب کہا ہے:

؎ تھی وہ پابند شریعت بالیقیں
سیرت و کردار رکھتیں تھیں کمال

عشقِ رسول ﷺ: عشق رسول ﷺ ایمان کی جان ہے۔ صاحبزادی صاحبہ میں یہ جانِ ایمان کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اکثر آپ کی زبان پر درود شریف ونعت شریف جاری رہتی تھی۔ بسا اوقات ذکر رسالت کے دوران آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔

؎ اے خدا محبوب کے صدقے اسے
رکھ جوارِ قرب و رحمت میں نہال

سفر آخرت: جس طرح آپ کی زندگی لائق تحسین اور قابل تقلید تھی' ایسے ہی آپ کی وفات کے حالات بھی نہایت ایمان افروز ہیں۔ آپ کے برادرِ اصغر جناب صاحبزادہ الحاج محمد رؤف رضوی زید مجدہٗ جو گھر سے لے کر ہسپتال تک اور ہسپتال سے لے کر انتقال تک کے تمام واقعات کے عینی شاہد ہیں' نے ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ کے رضائے مصطفٰے میں بالتفصیل یہ واقعات تحریر فرما دیئے تھے۔ اس میں سے چند روح پرور اقتباسات باختصار یہاں نقل کئے جا رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں: ''کافی عرصہ سے آپ کو جگر میں تکلیف تھی۔ گذشتہ سال سے ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا تھا لیکن انہوں نے اپنے والدین اور اکلوتے بیٹے کی خدمت کیلئے شب و روز وقف کئے رکھے۔ آخر ۶ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ کو طبیعت شدید خراب ہوئی۔ جگر پاش پاش ہوجانے کے باعث خون کافی مقدار میں بہہ گیا۔ غنودگی طاری ہوگئی لیکن اس کے بعد اللہ کی رحمت سے ہوش آ گیا تو انہیں اپنے اہل خانہ سے گفتگو' والدین سے معافی اور بلند آواز سے ذکر خدا و مصطفٰے وکلمہ طیبہ پڑھنے کا موقع مل گیا''۔ (بتصرف)

ہمت واستقامت: صاحبزادہ صاحب مزید لکھتے ہیں: ہسپتال میں ڈاکٹروں نے خون کی بوتلیں لگانے کا مشورہ دیا تو بحمدہٖ تعالٰی ہمشیرہ محترمہ نے فوراً توکل علی اللّٰہ مجھے فرمایا ''میں ہرگز خون نہیں لگواؤں گی۔ ڈاکٹر حضرات کو منع کردیں' میں خدا تعالٰی کی رضا پر راضی ہوں کیونکہ ہمارے ابا جی قبلہ تو یہ مسئلہ بیان کرنے کی ''پاداش'' میں جیل بھی رہے لہٰذا میں ہرگز خون نہیں لگواؤں گی اور ہر حال میں اللہ تعالٰی کے فضل وکرم کی اُمیدوار رہوں گی''۔

؎ جے سوہنا میرے دکھ وچ راضی' تے میں سکھ نوں چلھے پاواں ہو

صاحبزادہ محمد رؤف رضوی صاحب نے جب عاشق رسول حضرت غازی ممتاز حسین قادری کا ذکر کیا اور کہا کہ غازی صاحب یہ کلام پڑھتے ہیں: یارسول اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر تو اتنی تکلیف میں مبتلا ہونے کے باوجود انہوں نے فوراً اس مصرعے کو دہرا کر اگلا مصرع بھی پڑھا: سب غلاموں کا بھلا ہو سب کریں طیبہ کی سیر جب صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے اس شعر کا پہلا مصرع پڑھا: کیوں رضا مشکل سے ڈریئے تو آپ فوراً مکمل شعر پڑھنے لگیں مع اگلا مصرع

جب نبی مشکل کشا ہو (ﷺ)

چند لمحات کے بعد صاحبزادہ صاحب نے کہا: ابا جی قبلہ یہ شعر پڑھا کرتے ہیں۔

ایک رب العلی اک شہ دوسرا...... کیوں کہوں میرا کوئی سہارا نہیں

تو فوراً سارا شعر سنا دیا۔

اسی اثناء میں صاحبزادہ الحاج محمد داؤد رضوی مسجد گلزار حبیب' سبزہ زار لاہور میں ہونے والی ناموسِ رسالت کانفرنس میں خطاب فرما کر سیدھے ہسپتال تشریف لے آئے اور ہمشیرہ محترمہ کو سلام کر کے بستر کے پاس کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ دونوں بھائی خاموشی سے پاس کھڑے تھے تو چند لمحات کے بعد بڑی حسرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے نہایت شفقت سے فرمایا ''بیٹھ جایئے'' ان کی اس نازک حالت کے پیش نظر لاہور لے جانا تجویز ہوا۔ ایمبولینس کا بھی انتظام ہوگیا۔ صاحبزادہ محمد رؤف رضوی بھی ہمراہ جانا چاہتے تھے لیکن سبحان اللّٰہ والدین کا خیال ہو تو ایسا ہو کہ اس وقت بھی صاحبزادی صاحبہ نے انہیں ابا جی قبلہ کی خدمت میں رہنے کا مشورہ دیا۔ صاحبزادہ محمد رؤف رضوی صاحب نے بذریعہ ٹیلی فون

والدمحترم سے اجازت لے لی اور ہمشیرہ محترمہ کو مطلع کیا۔انہیں دلی اطمینان ہوا اور لاہور ہمراہ جانے پر رضامندی کا اظہار کیا۔چنانچہ یہ قافلہ لاہور کی جانب رواں ہوا۔درود پاک وکلمہ طیبہ کا ورد جاری تھا۔ سرکار دوعالم ﷺ کا موئے مبارک ان کے چہرے پر سایہ کئے ہوئے تھا۔اسی موئے مبارک کی رحمتوں کے سائے میں بوقت سحر درودوسلام پڑھتے ہوئے ابدی گھر کو رخصت ہوگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

؎ سر بہ سر مرحومہ تھی پرہیزگار......زندگی اور موت دونوں بے مثال

(''رضائے مصطفےٰ'' ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ بتصرف)

جنازہ وتدفین: ۶ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ یکم جنوری ۲۰۱۲ء کو قبرستان کلاں گوجرانوالہ سے متصل وسیع وعریض گراؤنڈ میں مرحومہ کی نمازِ جنازہ فیض یافتہ نباضِ قوم،مولانا الحاج محمد حفیظ نیازی صاحب (مدیر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ) نے پڑھائی۔قبرستان کلاں میں تلاوت ونعت وقصیدہ بردہ شریف وسلام رضا کی گونج میں دادی جان کے پہلو میں آپ کو سپردخاک کیا گیا۔

اسے کیا کہیے؟ آپا جان کے انتقال کی شب آپ کے برادر مولانا صاحبزادہ الحاج محمد داؤد رضوی ہمارے ہاں لاہور میں ناموسِ رسالت کانفرنس میں مدعو تھے،جب تشریف لائے تو کھانے کا پوچھا گیا،فرمانے لگے ''محفل کے بعد کھاؤں گا'' محفل میں خطاب فرمانے کے بعد ابھی دیگر علمائے کرام کے خطاب ہونا تھے کہ یکا یک آپ نے روانگی کا عزم فرمایا۔راقم الحروف نے بارِدگر کھانے کا پوچھا تو کہنے لگے ''مجھے گوجرانوالہ پہنچنا ہے'' اس وقت تک آپا جان کی کوئی اطلاع بھی نہیں ملی تھی۔اب اسے کیا کہا جائے خونی رشتے کی کشش یا روحانی دنیا کا نظام؟ یوں بروقت روانہ ہوجانے سے بحمدہٖ تعالیٰ ہمشیرہ محترمہ سے آخری ملاقات ہوگئی۔

نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے: اُمِ حامد آپا جی رحمۃ اللہ علیہا کے صدمہ کے ساتھ ساتھ یہ فکر بھی خدام آستانہ کو کھائے جا رہی تھی کہ شیخِ طریقت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی کیسے اس پہاڑ جیسے صدمے کو سہار پائیں گے؟ پیاری بیٹی اور پھر ایسی عابدہ وزاہدہ کا دنیا سے رخصت ہو جانا۔یہ کوئی اولاد والا ہی جانتا ہے کہ کیسا صبر آزما مرحلہ ہے؟ لیکن سبحان اللہ اتنے عظیم صدمے کو حضرت صاحب نے ایسے برداشت کیا جو قابل تحسین اور لائق تقلید ہے۔

؎ زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

محسوس ہوتا ہے کہ تاجدارِ کربلا،نواسۂ مصطفےٰ حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا خصوصی فیضان صبر ورضا کی صورت میں آپ کو عنایت ہوا ہے۔یہ فیضان کیوں نہ ملے؟ کہ غوث پاک کے غلاموں کی امام عالی مقام سے خصوصی نسبت ہے یعنی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے مشائخ میں سے ہیں۔یہ اسی فیضان کا نتیجہ ہے کہ حضرت شیخ طریقت مدظلہ کا جوڑ جوڑ ضعف و نقاہت کی وجہ سے تکلیف میں ہونے کے باوجود چہرہ مبارک سے ایک مخصوص صبر واطمینان مترشح ہوتا ہے۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ تقریباً پون صدی تک خدمت دین انجام دینے اور نعرۂ حق بلند کرنے پر آپ کو بڑا اطمینان اور فخر ہے۔

؎ حاصل عمر رہ یار نثارے کردم
شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

مزید غور فرمائیے: پیاری بیٹی کی رحلت پر والدہ ماجدہ مدظلہا کے دل کی کیفیات کیا ہوں گی؟ نواسہ صاحبزادہ محمد حامد رضا جب بھی ان کے سامنے سے گزرتا ہوگا تو صدمہ کیسے تازہ ہوتا ہوگا؟ حال ہی میں والدمحترم شیخ الحفاظ مولانا حافظ محمد رمضان جماعتی کے سانحۂ ارتحال کا صدمہ اس پر فزوں......لیکن انہوں نے بھی صبر ورضا کو ہی اپنا شیوہ بنایا۔مولانا صاحبزادہ محمد داؤد رضوی اور مولانا صاحبزادہ محمد رؤف رضوی نے بھی صبر کا عظیم مظاہرہ فرمایا تو مجھے کہنے دیجئے۔

ع......ایں خانہ ہمہ آفتاب است

بلکہ جب بھی صاحبزادگان والاشان سے ملاقات ہوتی ہے تو چہرے سے کبھی کبھار مصروفیات کی وجہ سے تھکاوٹ کا اظہار تو ہوتا ہے لیکن شکایت کا اظہار کبھی نہیں ہوا۔والدین عرصہ سے علیل ہیں۔صاحبزادہ محمد حامد رضا عرصۂ دراز سے لاعلاج بیماری میں مبتلا ہیں لیکن مجال ہے کہ ان پریشانیوں کی وجہ سے کوئی حرفِ شکایت ان کی زبان پر آئے۔ زائرین کا استقبال خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے کرتے ہیں۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ ان کا شیوہ ہے۔جانتے ہیں:

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

ملالہ کا ملال ختم ہونے کو ہے!

ملالہ واقعہ پر سوشل میڈیا میں عام پاکستانیوں کی جانب سے ردّعمل میں کافی تبدیلی آئی ہے۔ ملکی و غیر ملکی میڈیا تو صیہونی ایجنڈے کے تحت اس واقعہ کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں لیکن سوشل میڈیا پر پاکستانیوں کی اکثریت نے اس واقعہ کو تحریک تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کو پس منظر میں لے جانے کی سازش قرار دیا ہے۔

۞ برمنگھم ہسپتال سے جاری تصاویر میں سب سے پہلا سوال یہ اُٹھتا ہے کہ پاکستان میں ملالہ کی جو تصاویر جاری کی گئیں اس میں اس کے سر پر گولی لگنے کی وجہ سے شدید چوٹ کے نشان موجود تھے جبکہ بعد میں جاری کی گئی تصاویر میں یہ نشان بالکل موجود ہی نہیں ہیں۔ اس اعتراض کا بعض حلقے یہ جواب دیتے ہیں کہ نیوروسرجری کی وجہ سے بعد میں وہ نشان بالکل نظر نہیں آ رہے لیکن یہ حلقے بھی اس سوال پر لاجواب ہیں کہ نیوروسرجری کے وقت سب سے پہلے سر کے بال صاف کئے جاتے ہیں یعنی گنجا کیا جاتا ہے پھر علاج ہوتا ہے' یہاں ایسا کیوں نہیں ہوا؟

یہی وجہ ہے کہ اس وقت یہ بحث عام ہوتی جا رہی ہے کہ گولی ملالہ کے سر میں لگی ہی نہیں لیکن مبینہ حملہ آوروں کی سفاکیت کو ظاہر کرنے کیلئے کہا گیا کہ انہوں نے گولی سر میں ماری تھی۔ اس کے علاوہ ڈرون حملوں کی وجہ سے اوباما انتظامیہ کے خلاف دیگر ممالک کے علاوہ خود امریکی عوام کی ایک بڑی تعداد میں غم و غصہ پایا جاتا ہے اور وہ ان حملوں کے خلاف ہیں۔ اس صورت حال کو کاؤنٹر کرنے کیلئے ملالہ حملے جیسے واقعہ کی ضرورت تھی تا کہ ڈرون حملوں پر لوگوں کو مطمئن کیا جا سکے۔

دوسرا سوال یہ سامنے آ رہا ہے کہ ملالہ کی برمنگھم ہسپتال سے جاری کردہ تصویروں میں اس نے مریضوں کا مخصوص یونیفارم نہیں پہنا اور وہ عام کپڑوں میں ملبوس ہے جبکہ اس ہسپتال کے قوانین اتنے سخت ہیں کہ اگر برطانوی شاہی خاندان کا کوئی فرد بھی یہاں زیرِ علاج ہو تو اسے یہ مخصوص اسٹرلائزڈ (جراثیم سے محفوظ) لباس پہننا پڑتا ہے اور اس حوالے سے کسی کو بھی رعایت نہیں دی جاتی۔

بہرکیف تازہ ترین صورتحال یہ ہے کہ ملالہ یوسفزئی اور اس کے اہل خانہ کو امریکہ و برطانیہ کی جانب سے شہریت کی پیشکش کر دی گئی ہے جبکہ ملالہ کے والد ضیاء یوسفزئی کی ترجیح برطانیہ میں سیاسی پناہ حاصل کرنا ہے۔ حکومت پاکستان کو بھی جب ضیاء یوسفزئی کے اس فیصلے اور برطانوی حکومت کی آفر کا علم ہوا تو اس نے اپنے وفاقی وزیر داخلہ کو فوراً برطانیہ روانہ کیا' جس نے وہاں ضیاء یوسفزئی سے ملاقات کی اور اسے قائل کیا کہ وہ اس وقت برطانوی شہریت قبول نہ کرے کیونکہ اس سے لوگوں کو یہ محسوس ہوگا کہ اس سارے واقعہ کا حاصل فقط برطانوی شہریت کا حصول تھا اور لوگوں کی ہمدردیاں ملالہ کے لئے کم ہو جائیں گی۔ وزیر داخلہ نے اس موقع پر اسے پاکستان کے لندن میں واقع ہائی کمیشن میں نوکری کرنے اور اپنے خاندان سمیت وہاں لندن ہائی کمیشن میں رہنے کی پیشکش کی ہے جسے ضیاء یوسفزئی نے قبول کر لیا ہے۔ بعد میں ۳۱ نومبر بروز بدھ کو ہونے والے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں بھی وزیر داخلہ کی اس پیشکش اور فیصلے کی منظوری لے لی گئی ہے۔

ملالہ کا علاج پاکستان میں ممکن تھا جبکہ پاکستانی ڈاکٹروں نے کامیاب علاج کی کسی حد تک ضمانت بھی دی تھی اور حکومت کو آگاہ کیا تھا کہ جو علاج برطانیہ کے ڈاکٹر فراہم کریں گے وہی علاج یہاں کیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود ملالہ کے والد ضیاء الدین یوسفزئی نے خود اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ان کی بیٹی کو علاج کیلئے برطانیہ بھیجا جائے جس کے بعد اسے اہل خانہ سمیت برطانیہ روانہ کر دیا گیا۔

برطانیہ کے کوئن الزبتھ ہسپتال برمنگھم نے ملالہ کے مکمل علاج کا ابتدائی تخمینہ 80 ہزار پاؤنڈ (1 کروڑ ۲۲ لاکھ 32 ہزار 8 سو پاکستانی روپے) سے لے کر ایک لاکھ 20 ہزار پاؤنڈ (ایک کروڑ 83 لاکھ 9 ہزار 2 سو پاکستانی روپے) تک لگایا ہے جبکہ وارڈ کا یومیہ کرایہ 500 پاؤنڈ (76 ہزار 455 پاکستانی روپے) سے 1000 پاؤنڈ (1 لاکھ 52 ہزار 910 پاکستانی روپے) ہے۔

پاکستانی حکومت کی جانب سے ملالہ کے علاج پر اُٹھنے والے تمام اخراجات برداشت کرنے کے اعلان کے باوجود کوئن الزبتھ ہسپتال برمنگھم کے خیراتی ادارے نے مالی امداد کے حصول کیلئے اکاؤنٹ قائم کر رکھا ہے اور اس میں خاصی بڑی رقم جمع ہو چکی ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حکومت پاکستان یہ اعلان کر چکی ہے کہ وہ ملالہ کے علاج پر اُٹھنے والے تمام اخراجات برداشت کرے گی تو پھر یہ خیراتی اکاؤنٹ کس مقصد کیلئے کھولا گیا ہے؟

(نتیجہ فکر: محترم محمد وحید نور صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ''العاقب'' لاہور)